# الفضل

ہفت روزہ
انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد ۹ | جمعۃ المبارک ۵/اپریل ۲۰۰۲ء | ۲۱/محرم ۱۴۲۳ ہجری قمری ۞ ۵/شہادت ۱۳۸۱ ہجری شمسی | شمارہ ۱۴


## آیاتِ قرآنی کی سردار

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"ہر چیز کا ایک چوٹی کا حصہ ہوتا ہے اور قرآن کا چوٹی کا حصہ سورۃ البقرہ ہے اور اس میں ایک آیت ہے جو قرآن کی تمام آیات کی سردار ہے اور وہ آیت الکرسی ہے"۔

(جامع ترمذی کتاب فضائل القرآن)

### ﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

## عمر چونکہ تھوڑی اور عظیم الشان کام درپیش ہے اس لئے کوشش کرنی چاہیئے کہ خاتمہ بالخیر ہو جاوے

میری طرف سے اپنی جماعت کو بار بار وہی نصیحت ہے جو میں پہلے بھی کئی دفعہ کر چکا ہوں کہ عمر چونکہ تھوڑی اور عظیم الشان کام درپیش ہے اس لئے کوشش کرنی چاہیئے کہ خاتمہ بالخیر ہو جاوے۔ خاتمہ بالخیر ایسا امر ہے کہ اس کی راہ میں بہت سے کانٹے ہیں۔ جب انسان دنیا میں آتا ہے تو کچھ زمانہ اس کا بے ہوشی میں گزر جاتا ہے۔ یہ بے ہوشی کا زمانہ وہ ہے جبکہ وہ بچہ ہوتا ہے اور اس کو دنیا اور اس کے حالات سے کوئی خبر نہیں ہوتی۔ اس کے بعد جب ہوش سنبھالتا ہے تو ایک ایسا زمانہ آتا ہے کہ وہ بے ہوشی تو نہیں ہوتی جو بچپن میں تھی لیکن جوانی کی ایک مستی ہوتی ہے جو اس ہوش کے دنوں میں بھی بے ہوشی پیدا کر دیتی ہے اور کچھ ایسا ازخود رفتہ ہو جاتا ہے کہ نفس امارہ غالب آجاتا ہے۔ اس کے بعد پھر تیسرا زمانہ آتا ہے کہ علم کے بعد پھر لاعلمی آجاتی ہے اور حواس میں اور دوسرے قویٰ میں فتور آنے لگتا ہے۔ یہ پیرانہ سالی کا زمانہ ہے۔ بہت سے لوگ اس زمانہ میں بالکل حواس باختہ ہو جاتے ہیں اور قویٰ بیکار ہو جاتے ہیں۔ اکثر لوگوں میں جنون کا مادہ پیدا ہو جاتا ہے۔......... غرض اگر ایسا نہ بھی ہو تو بھی قویٰ کی کمزوری اور طاقتوں کے ضائع ہو جانے سے انسان ہوش میں بیہوش ہوتا ہے اور ضعف و تکاہل اپنا اثر کرنے لگتا ہے۔ انسان کی عمر کی تقسیم انہیں تین زمانوں پر ہے اور یہ تینوں ہی خطرات اور مشکلات میں ہیں۔ پس اندازہ کرو کہ خاتمہ بالخیر کے لئے کس قدر مشکل مرحلہ ہے۔

بچپن کا زمانہ تو ایک مجبوری کا زمانہ ہے۔ اس میں سوائے لہو، لعب اور کھیل کود اور چھوٹی چھوٹی خواہشوں کے اور کوئی خواہش ہی نہیں ہوتی۔ ساری خواہشوں کا منتہا کھانا پینا ہی ہوتا ہے۔ دنیا اور اس کے حالات سے محض ناواقف ہوتا ہے۔ امور آخرت سے بکلی ناآشنا اور لاپرواہ ہوتا ہے۔ عظیم الشان امور کی اسے کوئی خبر ہی نہیں ہوتی۔ وہ نہیں جانتا کہ دنیا میں اس کے آنے کی کیا غرض اور مقصد ہے۔ یہ زمانہ تو یوں گزر گیا۔ اس کے بعد جوانی کا زمانہ آتا ہے۔ کچھ شک نہیں کہ اس زمانہ میں اس کے معلومات بڑھتے ہیں اور اس کی خواہشوں کا حلقہ وسیع ہوتا ہے مگر جوانی کی مستی اور نفس امارہ کے جذبات عقل مار دیتے ہیں اور ایسی مشکلات میں پھنس جاتا ہے اور ایسے ایسے حالات پیش آتے ہیں کہ اگر ایمان بھی لاتا ہے تب بھی نفس امارہ اور اس کے جذبات اپنی طرف کھینچتے ہیں اور اسے ایمان اور اس کے ثمرات سے دُور پھینک دینے کے لئے حملے کرتے ہیں۔ اس کے بعد جو پیرانہ سالی کا زمانہ ہے وہ تو بجائے خود ایسا نکما اور ردّی ہوتا ہے جیسے کسی چیز سے عرق نکال لیا جاوے اور اس کا پھوگ باقی رہ جاوے۔ اسی طرح پر انسانی عمر کا پھوگ بڑھاپا ہے۔ انسان اس وقت نہ دنیا کے لائق رہتا ہے اور نہ دین کے۔ مخبوط الحواس اور مضمحل سا ہو کر اوقات بسر کرتا ہے۔ قویٰ میں وہ تیزی اور حرکت نہیں ہوتی جو جوانی میں ہوتی ہے اور بچپن کے زمانہ سے بھی گیا گزرا ہو جاتا ہے۔ بچپن میں اگرچہ شوخی حرکت اور نشوونما ہوتا ہے لیکن بڑھاپے میں یہ باتیں نہیں۔ نشوونما کی بجائے اب قویٰ میں تحلیل ہوتی ہے اور کمزوری کی وجہ سے سستی اور کاہلی پیدا ہونے لگتی ہے۔

بچہ اگر نماز اور اس کے مراتب اور ثمرات اور فوائد سے ناواقف ہو گیا ہوتا ہے لیکن اپنے کسی عزیز کو دیکھ کر ریس اور امنگ ہی پیدا ہو جاتی ہے مگر اس پیرانہ سالی کے زمانہ میں تو اس کے بھی قابل نہیں رہتا۔......... اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہی زمانہ ہے جو ان دونوں کے بیچ کا زمانہ ہے یعنی شباب کا جب انسان کوئی کام کر سکتا ہے کیونکہ اس وقت قویٰ میں نشوونما ہوتا ہے اور طاقتیں آتی ہیں لیکن یہی زمانہ ہے جبکہ نفس امارہ ساتھ ہوتا ہے اور وہ اس پر مختلف رنگوں میں حملے کرتا ہے اور اپنے زیر اثر رکھنا چاہتا ہے۔ یہی زمانہ ہے جو مؤاخذہ کا زمانہ ہے اور خاتمہ بالخیر کے لئے کچھ کرنے کے دن بھی یہی ہیں۔ لیکن ایسی آفتوں میں گھرا ہوا ہے کہ اگر بڑی سعی نہ کی جاوے تو یہی زمانہ ہے جو جہنم میں لے جائے گا اور شقی بنادے گا۔ ہاں اگر عمدگی اور ہوشیاری اور پوری احتیاط کے ساتھ اس زمانہ کو بسر کیا جاوے تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید ہے کہ خاتمہ بالخیر ہو جاوے۔......... ہر شخص بڈھے انسان کو دیکھتا ہے کہ وہ کیسا ازخود رفتگی کا زمانہ ہے کوئی بات چشمدید کی طرح سمجھ میں نہیں آتی ہے۔ اس لئے ان لوگوں پر خدا تعالیٰ کا بڑا فضل ہوتا ہے جو ابتدائی زمانہ میں اس زمانہ کے لئے سعی کرتے ہیں۔ اور اس زمانہ میں ان کے لئے وہی تقویٰ اور خدا تعالیٰ کی بندگی لکھی جاتی ہے۔ غرض آخر وہی ایک زمانہ جو جوانی کے جذبات اور نفس امارہ کی شوخیوں کا زمانہ ہے کچھ کام کرنے کا زمانہ رہ جاتا ہے۔ اس لئے اب سوچنا چاہیئے کہ وہ کیا طریق ہے جس کو اختیار کر کے انسان کچھ آخرت کے لئے کما سکے"۔ (ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۳۵۴۔۳۵۸)

## عالم ربانی سے مراد وہ شخص ہوتا ہے جو ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور اس کی زبان بیہودہ نہ چلے

## سچا علم قرآن کریم سے ملتا ہے۔ قرآن کریم عزیز و حکیم کی کتاب ہے

## ہر قول و فعل میں مومن کو لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عزت کا خیال کرے کیونکہ وہ العزیز ہے

(اللہ تعالیٰ کی صفت العزیز کے متعلق آیات قرآنی ، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام، اور فرمودات حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے حوالہ سے مختلف امور کا تذکرہ)

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۲/مارچ ۲۰۰۲ء)

(لندن ۲۲/مارچ): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کی صفت عزیز پر جو خطبات کا سلسلہ جاری ہے اسی موضوع کو آج بھی جاری رکھا۔ حضور انور نے سورۃ فاطر کی آیت ۲۹ کی تلاوت و ترجمہ کے بعد ایک حدیث کے حوالہ سے فرمایا کہ جو لوگ دوسروں کو خیر کی تعلیم دیتے

ہیں ان پر خدا تعالیٰ، اس کے فرشتے اور آسمانوں اور زمین کے رہنے والے اور سمندر کی مچھلیاں درود بھیجتے ہیں اور ان کے لئے دعا کرتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ سمندر کی مچھلیوں کے درود بھیجنے کا ذکر یہ ایک محاورہ ہے اور مراد یہ ہے کہ ہر چیز ان پر درود بھیج رہی ہے۔ اسی طرح حدیث میں ہے کہ جو شخص طلب علم کی خاطر کسی سفر پر نکلتا ہے تو خدا تعالیٰ اسے جنت کی طرف لے جانے والے کسی راستہ پر ڈال دے گا اور فرشتے طالب علم کے کام پر خوش ہو کر اپنے پَر اس کے آگے بچھاتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ فرشتوں کے پَر پھیلانے سے مراد ان کی صفات ہیں۔

حضور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ارشادات بھی اس تعلق میں پڑھ کر سنائے۔ آپ فرماتے ہیں کہ عالم ربانی سے مراد وہ شخص ہوتا ہے جو ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے اور اس کی زبان بیہودہ نہ چلے۔ اسی طرح آپ نے فرمایا ہے کہ سچا علم قرآن کریم سے ملتا ہے۔ عالم وہ ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔

حضور انور نے سورۃ ص آیات ۱۰ تا ۱۲۔ اور آیت ۶۷ اور سورۃ الزّمر آیت: ۲، الجاثیہ: آیت ۳، اور سورۃ الاحقاف آیت: ۳ بھی پڑھ کر سنائیں جن میں صفت عزیز کا ذکر ہے اور ان آیات کی تشریح میں احادیث نبوی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات بھی پیش کئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ فرماتے ہیں کہ لوگ معززوں اور حکیموں کی بڑی قدر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ عزیز و حکیم کی کتاب ہے۔ سچی محبت اور بڑائی حقیقی اللہ تعالیٰ ہی کو سزاوار ہے۔ غرض ہر قول و فعل میں مومن کو لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عزت کا خیال کرے کیونکہ وہ العزیز ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی منظوم کلام سے قرآن مجید کے فضائل کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے بتایا کہ قرآن مجید ایک عزت والی کتاب ہے جو تمام فضیلتوں کی جامع ہے۔

اسی طرح حضور انور ایدہ اللہ نے سورۃ الزُّمر آیت ۶، سورۃ المُومن آیت ۹، اور ۴۲، ۴۳، ۴۴، اور دیگر کئی آیات قرآنی بھی پیش کیں اور ساتھ ساتھ ان آیات کریمہ میں مذکور اہم امور کی ضروری تشریح احادیث و ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے بیان فرمائی اور آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض الہامات بھی پڑھ کر سنائے۔ ایک الہام میں ہے کہ میری عزت اور جلال کی قسم کہ تو ہی غالب ہے۔ اسی طرح ایک الہام میں عزت کا خطاب دئے جانے کا ذکر ہے۔ حضور علیہ السلام نے اس کی تشریح میں یہ بھی فرمایا ہے کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے اسباب پیدا ہو جائیں گے کہ اکثر لوگ آپ پہچان لیں گے اور عزت کا خطاب دیں گے اور یہ تب ہو گا جب ایک نشان ظاہر ہو گا۔

## سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منظوم کلام

چاند چمکا ہے گال ہیں ایسے
تاج ہو جیسے بال ہیں ایسے

تن پہ کمخواب پیٹ میں حلوان
جاں پہ ان کی وبال ہیں ایسے

جن کو عقبیٰ کا فکر رہتا ہو
ہیں، مگر خال خال ہیں ایسے

لوٹنے سے انہیں کہاں فرصت
وہ پریشان حال ہیں ایسے

لیڈرِ قوم بھی ہیں، ڈاکو بھی
اُن کے اندر کمال ہیں ایسے

مَے کے پھندے میں جو پھنسا سو پھنسا
اس کے مضبوط جال ہیں ایسے

جل کے رہ جاتے ہیں تمام افکار
دل کے اندر اُبال ہیں ایسے

جو کہ شرمندۂ جواب نہیں
اُن کے دِل میں سوال ہیں ایسے

اُن کو فرصت ہی صلح کی کب ہے؟
وقفِ جنگ و جدال ہیں ایسے

وہ کریں بے وفائی! اے توبہ
آپ کے ہی خیال ہیں ایسے

قوم کے مال پھر خیانت سے
کون چھوڑے یہ مال ہیں ایسے

سجدۂ بارگہ بھی بوجھل ہے
کیا کریں وہ نڈھال ہیں ایسے

گالیاں تکیہ کلام اُن کا
یہ عدو خوش خصال ہیں ایسے

دین و دنیا کی سُدھ نہیں اُن کو
محوِ حُسن وجمال ہیں ایسے

توڑنے کو بھی دل نہیں کرتا
یہ محبّت کے جال ہیں ایسے

ساری دنیا میں مُشک پھینکیں گے
میرے بھی کچھ غزال ہیں ایسے

(کلامِ محمود)

## بچوں کو نصیحت

حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ نے ۲۳ر جنوری ۱۹۰۹ء کو بعد از نماز مغرب مدرسہ احمدیہ کے چھوٹے بچوں کو مسجد مبارک میں مخاطب کرکے فرمایا:۔

"تم جانتے ہو کہ برسات میں جب آم کی گٹھلیاں زمین میں اُگ آتی ہیں تو بچے اکھیڑ کر ان کی سیپیاں بناتے ہیں۔ لیکن اگر اُس آم کی گٹھلی پر پانچ چھ برس گزر جاویں تو باوجودیکہ یہ لڑکا بھی پانچ چھ برس گزرنے پر جوان اور مضبوط ہو جائے گا۔ لیکن پھر اس کا اکھیڑنا دشوار ہو گا۔ پس جب معلوم ہوا کہ جب تک جڑ زمین پر مضبوطی کے ساتھ نہ گڑ جائے اس وقت تک اس کا اُکھیڑنا آسان ہے۔ اور جڑ مضبوط ہونے کے بعد دُشوار۔ عادات و عقائد بھی درخت کی طرح ہوتے ہیں۔ بُری عادات کا اب اکھیڑنا آسان ہے لیکن جڑ پکڑ جانے کے بعد ان کا ترک کرنا یعنی اکھیڑنا غیر ممکن ہو گا۔

بعض بچوں کو جھوٹ بولنے کی عادت ہو جاتی ہے اگر شروع سے ہی اس کو دور نہ کرو گے تو پھر اس کا دُور کرنا مشکل ہو گا۔ ہم نے دیکھا ہے کہ جن کو بچپنے میں جھوٹ کی عادت پڑ گئی ہے پھر عالم فاضل ہو کر بھی ان سے جھوٹ کی عادت نہیں چھوٹتی ہے۔ جھوٹ بولنے کی عادت اس طرح ہوتی ہے مثلاً کسی لڑکے کو دُودھ پیتے دیکھا تو خود بھی اس کی ریس کرنے کو جی چاہا کہ ہم کو بھی دودھ پینا چاہئے۔ پھر اس کے لئے چند دلائل بھی دماغ میں پیدا کر لئے کہ ہمارا دماغ کمزور ہے۔ اگر دودھ نہ پئیں گے تو دماغی کام نہ ہو سکے گا۔ پیسے پاس نہیں ہیں تو پھر جھوٹ بول کر پیسے حاصل کرتے ہیں۔

ایک مرتبہ ہماری جوانی کا زمانہ تھا اور ہم مقام خوشاب میں تھے کہ حسین شاہ نامی ایک شخص دودھ کا کٹورا بھر کر ہمارے سامنے لایا اور کہا کہ پی لو۔ مَیں نے کہا کہ مَیں تو دُودھ پی نہیں سکتا اور دُودھ مجھ کو ہضم نہیں ہوتا۔ اس نے تعجب سے کہا کہ ہم تو تم کو حکیم سمجھ کر دوا دریافت کرنے آئے تھے۔ تم تو خود ہی مریض ہو۔ بھلا بتاؤ تو سہی اگر تم سے کوئی شخص اس بات کی دوا پوچھے کہ مجھ کو دُودھ ہضم نہیں ہوتا تو تم کیا بتا سکتے ہو جبکہ تم خود اپنی ہی دوا نہیں کر سکے۔ مَیں نے یہ سن کر کٹورا اس کے ہاتھ سے لے لیا اور سب دودھ پی گیا۔ غرضیکہ مجھ کو دُودھ پینے کی مطلق عادت نہیں اور مَیں بالکل دودھ نہیں پیتا۔ لیکن اب بھی دیکھو کہ کس قدر دماغی کام کرتا ہوں اور تمام تمام رات بیٹھ کر پڑھ سکتا ہوں۔ یہ بالکل غلط خیال ہے کہ ہم دُودھ پی کر ہی دماغی کام کر سکتے ہیں۔ غرض جس لڑکے کے پاس پیسے نہیں ہوتے وہ جھوٹ کے ذریعہ سے پیسے حاصل کرتا ہے۔ تم ہی میں سے ایک لڑکا ہمارے گھر میں آتا تھا۔ ہمارے گھر والے بھی اس کے ساتھ سلوک کرتے تھے۔ اس کو فضول خرچی کی عادت نے چوری پر مجبور کیا اور وہ ہمارے گھر سے زیور چرا کر لے گیا۔ خدا کے فضل سے ہمارا زیور تو واپس آگیا لیکن اگر وہ لڑکا فضول خرچی کے سبب چوری کرنے کے گناہ میں مبتلا نہ ہوتا تو وہ بہت سے برکات اور تعلیمات سے محروم نہ ہوتا، جیسا کہ اب اس کو سکول بھی چھوڑنا پڑا۔ اس لڑکے سے جب دریافت کیا کہ تیرے پاس یہ زیور کہاں سے آیا تو اس نے کہا مجھ کو مسجد کے قریب پڑا ہوا ملا تھا۔ دیکھو اس کو جھوٹ بھی بولنا پڑا۔ تم میں سے غریبوں کو چاہئے کہ غریبانہ زندگی بسر کریں اور امیروں کی ریس ہرگز نہ کریں۔

میرے بیان سے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ مَیں دُودھ کی مذمت اور برائی بیان کرتا ہوں بلکہ دُودھ تو بہت ہی اعلیٰ درجہ کی چیز ہے۔ اور ہمارے نبی کریم ﷺ کو دُودھ بہت پسند تھا۔ اور فرمایا کرتے تھے "اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَزِدْنِیْ مِنْهُ" جن کو میسّر ہے وہ پی سکتے ہیں۔ میرا تو جی چاہتا ہے کہ وہ ضرور پئیں۔ لیکن جن کے پاس نہیں ہے وہ چوری نہ کریں، جھوٹ نہ بولیں، فضولی نہ کریں۔ اگر تم کو اس وقت عادت پڑ جائے گی تو پھر اس کا چھوڑنا سخت دشوار ہو گا۔ جھوٹ، فضول خرچی، چوری کی عادت بالکل نہ ڈالو اور بہت بچو۔ میری ان باتوں کو یاد رکھو اور بہت ہی یاد رکھو۔ اگر کوئی امیر ہے تو اپنے واسطے ہے۔ غریبوں کو کیا ضرورت ہے کہ اس کی ریس کریں۔

دوسری نصیحت مَیں تم کو یہ کرتا ہوں کہ آج اگر تم نماز نہ پڑھو گے تو بڑے ہو کر تو پھر بالکل ہی تم کو نماز کی عادت نہ رہے گی۔ ہم مکتب میں پڑھا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ہمارے استاد نے بچوں کو نماز پڑھنے کے واسطے مسجد میں بھیجا۔ ہم میں ایک لڑکا تھا اُس نے وضو کر کے کہا کہ یارو کیسی نماز؟ کون نماز پڑھتا ہے۔ یہ کہہ کر اس نے اپنی پیشانی پر مٹی ملی جس سے یہ معلوم ہونے لگا کہ یہ مسجد میں نماز پڑھ کر آیا ہے۔ دیکھو اس نے سب کو نماز نہ پڑھنے اور جھوٹ بولنے کی ایک انکل سکھائی پھر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بڑا نامی گرامی چور ہوا۔ اور ہمارے شہر کے تمام چوروں اور بدمعاشوں میں اس کا اوّل نمبر تھا۔ ایک مرتبہ ایک قلعہ کی دیوار سے کودا۔ اس کو قید کی سخت تکالیف اٹھانی پڑیں۔ میری نصیحت کو بھی یاد رکھو کہ نماز دل سے پڑھو۔

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں
(مینیجر)

# احمدیہ مسئلہ قومی اسمبلی میں

## اللہ وسایا کی کتاب ”پارلیمنٹ میں قادیانی شکست“ پر تبصرہ

(مجیب الرحمان ۔ایڈوکیٹ)

(دوسری قسط)

## (۴)
## مجلسِ تحفّظِ ختمِ نبوّت

مولوی اللہ وسایا کی مرتب کردہ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے شائع کردہ کتاب کے پایۂ استناد اور پسِ پردہ محرکات کو صحیح معنوں میں سمجھنے کے لئے مجلس تحفظ ختم نبوت کے حقیقی خدوخال کا علم ضروری ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دراصل مجلس احرار کا دوسرا جنم ہے۔ مجلس احرار ایک سیاسی جماعت تھی اور تحریکِ پاکستان کے دوران اس کا گھناؤنا کردار کسی ذی علم پاکستانی سے مخفی نہیں۔ تحریکِ پاکستان اور جدوجہدِ آزادی کے دوران مجلس احرار نے کانگرس کی بھرپور حمائت کی اور مسلم لیگ، قائدِ اعظم اور پاکستان کے خلاف جی بھر کے زہر اگلا۔ سیاسی میدان میں مسلمانوں کے مفادات کے خلاف بھرپور کردار ادا کرنے کے بعد مجلس احرار کے لئے پاکستان میں کوئی جگہ نہیں تھی اور سیاسی طور پر پذیرائی کا کوئی امکان نہیں تھا۔ چنانچہ مجلس احرار نے مذہب کا لبادہ اوڑھ لیا اور خود کو مجلس تحفظ ختم نبوت کا نام دے دیا۔ اس بات کی تاریخی اور دستاویزی شہادت خود ان کی کی شائع کردہ کتاب ”تحریک ختم نبوت جلدِ دوم“ کے باب چہارم میں مہیا کردی گئی ہے۔ (صفحہ ۳۸۳)

صفحہ ۳۸۷ میں ۴؍ستمبر ۱۹۵۴ء کے مرکزی شورای کے اجلاس کی کارروائی درج ہے جس میں یہ فقرہ تحریر ہے۔

”ہدایات نمبرا۔ مجلس احرار نے جب سیاسیات سے علیحدگی اختیار کی تو مقصد الیکشن سے علیحدگی تھا۔ لیکن ملکی اور شہری حقوق سے دستبرداری یا حکومت پر جائز نکتہ چینی سے دستبرداری مرادنہ تھی۔ اب مجلس تحفظ ختم نبوت کی بُنیاد یہ ہے کہ یہ جماعت صرف تبلیغی جماعت ہے اس کو دینی باتیں صرف وعظ و پند کے طور پر کہنی ہوں گی۔ تنقید اور نکتہ چینی کا رنگ نہ ہوگا............“۔ گویا ۔

جنابِ شیخ کا نقشِ قدم یوں بھی ہے اور یوں بھی

مندرجہ بالا ہدایت فی الواقعہ ایک ہدایت تھی یا ایک پردہ تھا اور مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کہاں تک اپنی اس ہدایت پر قائم رہ سکی یہ تاریخ کا حصہ ہے اور اس پر کسی تبصرہ کی ضرورت نہیں۔ تاریخی ریکارڈ کے مطابق ۱۳ دسمبر ۱۹۵۴ء کو امیر شریعت سید عطاءاللہ شاہ بخاری مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے امیر اوّل قرار پائے اور پھر تادم حیات اس کے امیر رہے۔ ان کے بعد دوسرے امیر قاضی حسین احمد شجاع آبادی ہوئے وہ بھی مجلس احرار کے رُکن تھے۔ تیسرے امیر مولانا محمد علی جالندھری، چوتھے امیر لال حسین اختر، پانچویں مولانا یوسف بنوری مقرر ہوئے۔ مجلس کی اس ساخت سے یہ اندازہ کرنا مشکل نہیں کہ مجلس تحفظ ختم نبوت، مجلس احرار ہی کا تسلسل ہے۔ اور مجلسِ احرار کے بارہ میں منیر انکوائری رپورٹ میں عدالت نے لکھا:

”احرار کے رویہ کے متعلق ہم نرم الفاظ استعمال کرنے سے قاصر ہیں۔ ان کا طرزِ عمل بطورِ خاص مکروہ اور قابلِ نفرین تھا۔ اس لئے کہ انہوں نے ایک دنیاوی مقصد کے لئے ایک مذہبی مسئلے کو استعمال کر کے اس مسئلہ کی توہین کی“۔

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت، صفحہ۲۷۷)

اسی طرح عدالت نے لکھا:۔

”مولوی محمد علی جالندھری نے ۱۵ فروری ۱۹۵۳ء کو لاہور میں تقریر کرتے ہوئے اعتراف کیا کہ احرار پاکستان کے مخالف تھے.........اس مقرر نے تقسیم سے پہلے اور تقسیم کے بعد بھی پاکستان کے لئے پلیدستان کا لفظ استعمال کیا اور سید عطاءاللہ شاہ بخاری نے اپنی تقریر میں کہا۔ پاکستان ایک بازاری عورت ہے جس کو احرار نے مجبوراً قبول کر لیاہے۔“(رپورٹ تحقیقاتی عدالت، صفحہ ۲۷۴)

اسی طرح رپورٹ کے صفحہ ۱۴۹، ۱۵۰ پر لکھا:۔

”ان (احراریوں) کے ماضی سے ظاہر ہے کہ وہ تقسیم سے پیشتر کانگرس اور ان دوسری جماعتوں سے مل کر کام کرتے تھے جو قائدِ اعظم کی جدوجہد کے خلاف صف آراء ہو رہی تھیں.........اس جماعت نے دوبارہ اب تک پاکستان کے قیام کو دل سے گوارہ نہیں کیا۔“

عالمی مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوت اور مجلسِ احرار کے تاریخی رشتوں اور پاکستان کے بارہ میں ان کے روّیوں کی مختصر طور پر نشاندہی کے بعد اب ہم اس کتاب کا جائزہ لیتے ہیں جو قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کی کارروائی کے طور پر شائع کی گئی ہے۔

## (۵)
## اڑنے سے پیشتر بھی ترارنگ زرد تھا

بات دراصل یہ ہے کہ موصوف اوران کی قبیل کے دُوسرے حضرات اس بات کا حوصلہ ہی نہیں رکھتے کہ جماعت احمدیہ کا مؤقف یا جماعت احمدیہ کے ایمان واعتقاد کے بارے میں جماعت احمدیہ کا اپنا بیان اور ان کی اپنی وضاحت عوام الناس تک پہنچے۔ یہ حضرات سیاق وسباق سے کاٹ کر عبارت پیش کر کے عوام کو گمراہ کرتے رہتے ہیں، کبھی پوری تحریر پیش نہیں کرتے اور اس بات کی تاب نہیں لاسکتے کہ کوئی اُن کی پیش کردہ کسی گمراہ کُن عبارت کو اس کے سیاق وسباق میں پیش کر کے ان کے فریب کا طلسم توڑ دے۔ اس لئے ان کی ساری کوشش اس بات پر مرکوز رہتی ہے کہ احمدیوں کی تبلیغ پر پابندی ہو، لٹریچر پر پابندی ہو اور ان سے معاشرتی تعلقات پر پابندی ہو تاکہ لوگ نام نہاد علماء کی فریب دہی کی تہہ تک نہ پہنچ جائیں۔ اپنی ”قومی اسمبلی میں قادیانی مقدمہ“ کی کارروائی میں بھی اللہ وسایا موصوف کو ”اجمال“ کی ضرورت اس لئے ہی پیش آئی کہ جو وضاحتیں امام جماعت احمدیہ نے پیش کیں وہ عوام کے سامنے نہ آجائیں۔ یہ حضرات عوام کو یہ تاثر دینا چاہتے ہیں کہ احمدیوں کو پورا موقع دیا گیا اور مولوی حضرات نے گویا قادیانیت جیسے کفر کو چاروں شانے چت کیا مگر اس کارروائی کی تفصیلات جو ان کی ”عظیم فتح“ کی آئینہ دار ہیں عوام کے سامنے لانے کو تیار نہیں۔ خود ان کی کتاب سے ظاہر ہے کہ ان کی پوری کوشش یہ رہی کہ قومی اسمبلی میں بھی جماعت احمدیہ کا پورا مؤقف سامنے نہ آنے پائے۔ ان کی کوششوں کی راہ میں حضرت مرزا ناصر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کی شخصیت، ان کا علم اور ان کی فراست ایک نور کی دیوار بن کر حائل ہو گئی تھی جو ان کی پیدا کردہ شرارتوں اور ظلمتوں کو پاش پاش کر رہی تھی۔ ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ کیسے امام جماعت احمدیہ کے بیان کو اور اس کی تاثیرات کو ماند کر سکیں۔ ان کی اس کوشش کی جھلک اللہ وسایا موصوف کی مرتب کردہ کتاب میں جگہ جگہ نظر آتی ہے۔

اللہ وسایا موصوف نے اپنی گمراہ کن کارروائی کے ذریعہ جو کچھ انصاف پسند قارئین کی نظر سے پوشیدہ رکھنے کی کوشش کی ہے اس کا جائزہ تو ہم آگے چل کر لیں گے۔ فی الحال کچھ مختصر نشاندہی اُن امور کی بھی ہو جائے جو ان کی کتاب میں گویا سطح پر ہی تیرتے ہوئے نظر آتے ہیں اور جنہیں وہ تہِ دامن چھپا نہیں سکے گو اس کی کوشش بہت کی۔

جو باتیں اس کتاب سے ظاہر ہیں وہ یہ ہیں:۔

(۱) کارروائی کے دوران اسمبلی میں علماء میں سے مفتی محمود صاحب، غلام غوث ہزاروی صاحب، مصطفٰی الازہری صاحب، ظفر احمد انصاری صاحب اور شاہ احمد نورانی صاحب گویا دیو بندی، بریلوی، ازہری ہر طبقہ فکر کے علماء موجود تھے جو اٹارنی جنرل جناب یحيٰی بختیار کو سوالات تیار کر کے دیتے تھے۔

(۲) ارکانِ اسمبلی کو جماعت احمدیہ کا پیش کردہ محضر نامہ مل چکا تھا اور وہ اس کے مندرجات سے بخوبی واقف تھے۔

(۳) اللہ وسایا کی شائع کردہ کارروائی سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ محضر نامے اور بحث کا جو اصل موضوع تھا اس پر علماء کو سانپ سونگھ گیا تھا۔ گیارہ دنوں کی جرح کے دوران ان علماء حضرات نے کوئی ایک سوال بھی محضر نامے میں اٹھائے گئے علمی سوالات کے بارے میں نہیں کیا۔ کسی ایک حوالے کی نشاندہی بھی علماء نے اٹارنی جنرل کے ذریعہ نہیں کروائی کہ آئمہ سلف کے جو حوالے ختمِ نبوت کے مفہوم کے بارہ میں جماعت احمدیہ کی طرف سے دیئے گئے، ان میں سے کوئی حوالہ غلط ہے۔

ختم نبوت کا عقیدہ بحث میں ایک بنیادی حیثیت رکھتا تھا مگر آیت خاتم النبین ﷺ کے سلسلے میں جو حوالے جماعت احمدیہ کے محضر نامے میں دیئے گئے تھے ان میں سے کسی ایک پر بھی بحث نہیں کی گئی۔ یہ علماء حضرات موجود نہ ہوتے تو یہ وہم گزر سکتا تھا کہ اٹارنی جنرل اس میدان کے شناور نہیں لہٰذا وہ سوالات رہ گئے ہوں۔ مگر یہاں تو نہ صرف یہ کہ علماء موجود تھے بلکہ وہ اسمبلی میں بیٹھے ہوئے واضح طور پر موئے آتش دیدہ کی طرح بل کھاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ادھر مرزا ناصر احمد ہیں کہ وہ نہایت تحمل اور بردباری سے پورے ٹھہراؤ کے ساتھ حوالوں کی جانچ پڑتال کر کے پوری وضاحتوں کے ساتھ حوالے دیتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ یہ ممکن نہیں ہے کہ مولوی حضرات نے آیت خاتم النبین ﷺ کے بارے میں مرزا ناصر احمد سے کوئی سوال پوچھے ہوں اور ان کو لاجواب کر دیا ہو تو اللہ وسایا اس حصّے کو شائع نہ کریں۔

(۴) اللہ وسایا کی کتاب سے یہ بھی ظاہر ہے کہ وضاحتیں اور تفصیلات غائب کردی گئی ہیں مثلاً:۔

(i) صفحہ ۱۳۹ پر اٹارنی جنرل کے اس سوال کے جواب میں کہ کلمۃ الفصل کے اقتباس کے حوالہ سے حقیقی مسلمان کی تعریف کیا ہے، مرزا ناصر احمد صاحب کا مختصر جواب ایک فقرہ میں درج ہے مگر جو حوالہ وہ دے رہے ہیں وہ غائب ہے۔

(ii) صفحہ ۵۸ پر منیر انکوائری رپورٹ میں آئینۂ صداقت کے حوالہ سے، مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے جواب کا ذکر ملتا ہے اور اس بارہ میں جرح بھی کی گئی ہے مگر مرزا ناصر احمد صاحب کا جواب ایک فقرہ میں درج کر کے منیر انکوائری رپورٹ میں دیئے گئے جواب کو غائب کر دیا گیا ہے تاکہ زیرِ بحث مسئلہ پر جماعت احمدیہ کا موقف واضح نہ ہو سکے۔

(iii) صفحہ ۲۸۷ پر اٹارنی جنرل کا بیان ہے کہ مرزا ناصر احمد صاحب نے زیرِ اعتراض ایک شعر کی وضاحت اسی نظم کے ایک دوسرے شعر سے کرنے کی کوشش کی، مگر وہ وضاحتی شعر کارروائی اور جرح کے دوران کہیں نظر نہیں آتا۔ آخر کیوں؟ پھر یہ مکمل ریکارڈ یا مکمل کارروائی کیسے ہوئی۔

(iv) اللہ وسایا کی شائع شدہ کارروائی میں بار بار یہ اعتراض نظر آتا ہے کہ جواب لمبا ہے، مختصر کرنے کی ہدایت کی جائے مگر کوئی ایک لمبا جواب بھی کارروائی میں نظر نہیں آتا سب غائب کر دیئے

گئے۔ کوئی ایک جواب تو درج ہوتا جس سے پتہ لگ سکتا کہ غیر ضروری طوالت سے کام لیا جارہا ہے۔

(۷) ان مولوی حضرات کا تلملانا کہ جواب مختصر دیا جائے ہم خطبہ سُننے نہیں آئے، وضاحتوں سے روکا جائے، ہاں یا نہ میں جواب دیں، ان کو پابند کیا جائے کہ جواب ہاں یا نہ تک محدود رکھیں۔ یہ بیٹھ کر کیوں جواب دے رہے ہیں، یہ بھی کھڑے رہیں اور جواب دیں۔ یہ سب باتیں ان مولوی حضرات کی پریشانی اور اضطراب کی آئینہ دار ہیں جو اللہ وسایا کی کتاب سے جھلکتے ہیں۔

انہی دنوں جناب مفتی محمود صاحب نے کراچی کے ایک استقبالیہ میں قومی اسمبلی کی کارروائی کا ذکر کرتے ہوئے کہا تھا کہ:۔

"اسمبلی میں قرارداد پیش ہوئی اور اس پر بحث کے لئے پوری اسمبلی کو کمیٹی کی شکل دے دی گئی۔ کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا کہ مرزائیوں کی دونوں جماعتیں خواہ لاہوری ہوں یا قادیانی ان کو اسمبلی میں بلایا جائے اور ان کا موقف سنا جائے تاکہ کل اگر ان کے خلاف فیصلہ کر دیا جائے تو وہ دنیا میں اور بیرونی ممالک میں یہ نہ کہیں کہ ہم کو بلائے بغیر اور موقف سنے بغیر ہمارے خلاف فیصلہ کر دیا گیا ہے۔ بطور اتمام حجت کے ان کا موقف سننا ہمارے لئے ضروری تھا اس لئے ان کو بلایا گیا۔ جب انہوں نے اپنے بیانات پڑھے تو ان پر تیرہ دن بحث ہوئی گیارہ دن مرزا ناصر پر اور دو دن صدرالدین پر جرح ہوئی۔

اس میں شبہ نہیں کہ جب انہوں نے اپنا بیان پڑھا تو مسلمانوں کے باہمی اختلاف سے فائدہ اُٹھایا اور یہ ثابت کیا کہ فلاں فرقے نے فلاں پر کفر کا فتوٰی دیا ہے اور فلاں نے فلاں کی تکفیر کی ہے۔ مسلمانوں کے باہمی اختلاف کو لے کر اسمبلیوں کے ممبران کے دل میں یہ بات بٹھادی کہ مولویوں کا کام ہی صرف یہی ہے کہ وہ کفر کے فتوے دیتے ہیں یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں جو کہ صرف قادیانیوں سے متعلق ہو۔ یہ انہیں تاثر دیا۔

اس میں شک نہیں کہ ممبران اسمبلی کا ذہن ہمارے موافق نہیں تھا، بلکہ ان سے متاثر ہو چکا تھا تو ہم بڑے پریشان تھے چونکہ ارکان اسمبلی کا ذہن بھی متاثر ہو چکا تھا اور ہمارے ارکان اسمبلی دینی مزاج سے بھی واقف نہ تھے اور خصوصاً جب اسمبلی ہال میں مرزا ناصر آیا تو قمیض پہنے ہوئے اور شلوار و شیروانی میں ملبوس بڑی پگڑی طرہ لگائے ہوئے تھا اور سفید داڑھی تھی۔ تو ممبران نے دیکھ کر کہا کیا یہ شکل کافر کی ہے؟ اور جب وہ بیان پڑھتا تھا تو قرآن مجید کی آیتیں پڑھتا تھا اور جب حضور اکرم ﷺ کا نام لیتا تو درود شریف بھی پڑھتا تھا اور تم اسے کافر کہتے ہو، اور دشمن کہتے ہو اور پروپیگنڈے کے لحاظ سے یہ بات مشہور ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہے وہ مسلمان ہے تو جب وہ مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو تمہیں کیا حق ہے کہ آپ ان کو کافر کہیں؟ تو ہم اللہ سے دست بدعا تھے کہ اے مقلب القلوب ان دلوں کو پھیر دے اگر تم نے بھی ہماری امداد نہ فرمائی تو یہ مسئلہ قیامت تک اسی مرحلہ میں رہ جائے گا اور حل نہیں ہو گا حتی کے **مَیں اتنا پریشان تھا کہ بعض اوقات مجھے رات کے تین یا چار بجے تک نیند نہیں آتی تھی**"۔ (ہفت روزہ لولاک لائلپور۔ ۲۸؍دسمبر ۱۹۷۵ء صفحہ ۱۷۔۱۸)

(۵) پانچویں بات جو اس کارروائی سے ظاہر ہے وہ یہ ہے کہ مولانا مفتی محمود صاحب کی پریشانی کا حل یہ نکالا گیا کہ اصل مسئلہ کو زیر بحث لانے کی بجائے ایسے سوالات چنے گئے جو ہمیشہ سے عامۃ الناس کو اشتعال دلانے کی خاطر مولوی حضرات بیان کیا کرتے ہیں۔

ایک متفقہ آئین میں ایک نہائت متنازعہ اور ایسی ترمیم زیرِ غور تھی جس کے نتیجہ میں مداخلت فی الدین کے ایسے نازک مسائل زیرِ بحث آنے تھے جس کی نظیر قوموں کی آئینی تاریخ میں ملنی مشکل ہے۔ خیال تو یہ تھا کہ بڑے سنجیدہ ماحول میں گمبھیر مسائل زیرِ بحث آئیں گے، علمی مباحث ہوں گے قرآن و حدیث سے دلائل کا ایک انبار علماء کی طرف سے لگا دیا جائے گا مگر ساری کارروائی میں تیرہ روز کی جرح اور اٹارنی جنرل کی بحث میں جو سوال اٹھائے گئے، وہ کیا تھے؟ چند پٹے ہوئے اعتراضات یعنی:۔

۱۔ احمدی مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں۔

۲۔ احمدی مسلمانوں کا جنازہ نہیں پڑھتے۔

۳۔ احمدی مسلمانوں میں رشتہ ناطہ نہیں کرتے۔

۴۔ بانیٔ جماعت احمدیہ کی بعض پیشگوئیاں پوری نہیں ہوئیں۔

۵۔ احمدیوں کا تصورِ جہاد عام مسلمانوں سے مختلف ہے۔

۶۔ احمدیوں نے باؤنڈری کمیشن میں علیحدہ میمورینڈم کیوں داخل کیا۔ وغیرہ وغیرہ۔

کوئی پوچھے کیا یہ آئینی اہمیت کے سوال تھے؟ یہ سوالات بار بار فریقین کی کتب میں زیرِ بحث نہیں آچکے تھے؟ کیا اسمبلی کی خصوصی کمیٹی اسی غرض کے لئے قائم کی گئی تھی؟ اگر ایسا تھا تو ان امور کا ذکر وزیرِ قانون کی تحریک میں کیوں نہیں تھا؟

اور اگر یہی بنیاد تھی تو ترمیم یوں ہونی چاہئے تھی کہ:۔

"جو شخص کسی مسلمان کو کافر کہے یا کسی مسلمان کا جنازہ نہ پڑھے یا رشتہ نہ دے یا تحریکِ پاکستان میں مسلم لیگ کی مخالفت کر چکا ہو وہ آئین و قانون کی اغراض کے لئے غیر مسلم ہو گا۔"

بہر حال اللہ وسایا کی کتاب جو کہانی سنا رہی ہے اس کے مطابق تو یہی سوالات ایک سٹینڈنگ کمیٹی کے ذریعے ترتیب پا کر اٹارنی جنرل کو مہیا کر دئے گئے۔ اٹارنی جنرل بے چارے کیا کرتے انہی علماء پر بھروسہ کرتے ہوئے وہی سوال پوچھتے رہے۔ جو لوگ اِن معاملات میں دلچسپی لیتے ہیں اور انہیں ان کی حقیقت معلوم ہے وہ انہیں کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ اللہ وسایا موصوف نے امام جماعت احمدیہ کے جوابات کو قطع و برید یا بقول ان کے "اجمال" کی آڑ میں کتنا بھی مسخ کر دیا ہو جب سوال سامنے آگیا تو جواب کے لئے اگر اسمبلی کی کارروائی مہیا نہ بھی ہو تو جماعت احمدیہ کے لٹریچر سے رجوع کیا جاسکتا ہے اور ایسا کرنے میں کوئی امر مانع نہیں۔

ہم اصلاحِ احوال اور ازالہ اشتعال انگیزی کی خاطر ان میں سے چند سوالات کے جوابات اختصار کے ساتھ پیش کر رہے ہیں۔ جوابات کا اکثر حصہ اللہ وسایا کی کتاب ہی کے حوالہ سے ہے اور کچھ ان کی کتاب میں درج حوالوں کے تعلق میں جماعت احمدیہ کے لٹریچر اور دیگر مستند تاریخی کتب پر مبنی ہے۔ مگر ان اعتراضات اور جزئیات کی طرف توجہ کرنے سے پہلے چند بنیادی سوال ہمیں اپنی طرف کھینچ رہے ہیں کچھ ان کا ذکر ہو جائے۔

## (۶)

## چار اہم سوال

### پہلا سوال:

اللہ وسایا صاحب کی مرتبہ کتاب پارلیمنٹ میں قادیانی شکست میں صفحہ ۳۳ پر ۵؍اگست ۱۹۷۴ء کی کارروائی سے آغاز کیا گیا ہے اور اس کے مطابق حضرت امام جماعت پر اس دن جرح کا آغاز ہوا۔ سب جانتے ہیں کہ گواہ پر جرح اسکے بیان پر کی جاتی ہے۔ جرح سے پہلے حضرت امام جماعت احمدیہ نے کوئی بیان بھی دیا ہو گا اٹارنی جنرل کے بیان اور خود موصوف کی کتاب سے ظاہر ہے کہ تحریری بیان بھی داخل کیا گیا اور اسے حلف لینے کے بعد پڑھ کر سنایا بھی گیا۔ اس بیان کا ایک دوسری جگہ اٹارنی جنرل نے محضر نامے کے طور پر بھی ذکر کیا ہے۔

قانونِ شہادت کے مطابق گواہ کا بنیادی اظہار اور جرح دونوں مل کر گواہ کی شہادت کہلاتے ہیں، لہٰذا اللہ وسایا موصوف سے ہمارا پہلا سوال تو یہ ہے کہ جرح کی کارروائی تحریر کرنے سے پہلے انہوں نے وہ ابتدائی، بنیادی، مفصل بیان کیوں درج نہ کیا؟ موصوف کے وہ بزرگان اور قائدین جنہوں نے اتنی محنت سے بقول اللہ وسایا صاحب زبانی اور تحریری یادداشتیں تیار کر رکھی تھیں، کیا ان کے پاس یہ محضر نامہ موجود نہیں تھا؟ اس محضر نامے کی نقول تو تمام ممبران اسمبلی کو مہیا کی گئی تھیں۔ اس کی تیاری کے بارے میں تو وہ مشکلات اسمبلی کی طرف سے درپیش نہیں تھیں جن کا اللہ وسایا کی شائع کردہ کارروائی کے دوران جگہ جگہ ذکر ملتا ہے۔ پوری کارروائی میں کسی ایک ممبر نے بھی یہ سوال نہیں اُٹھایا کہ انہیں جماعت احمدیہ کے محضر نامے کی نقل نہیں ملی۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ اللہ وسایا نے اس بنیادی مفصل بیان کو چھوڑ کر جرح سے اپنی کتاب کا آغاز کیا؟ کیا ان کے بزرگان نے یہ محضر نامہ ان سے چھپا لیا اور ان کو اسکی ہوا تک نہیں لگنے دی۔ یا پھر یہ کارستانی اللہ وسایا کی اپنی ہے کہ وہ اس کو گول کر گئے اور خود یوں نقاب پوش ہو گئے کہ گویا یہ بھی "اجمال" ہی کا حصہ ہے۔ پورے بیان کو حذف کر دینا تو اجمال نہیں ہوتا۔ تو پھر آخر کیوں یہ کارروائی کی گئی؟

کیا صرف اس لئے کہ کہیں جماعت احمدیہ کا مؤقف ان کے اپنے الفاظ میں، عوام کے پاس نہ پہنچے اور کوئی بالغ نظر منصف مزاج قاری ان سے یہ نہ پوچھ بیٹھے کہ کارروائی کیا تھی اور نتیجہ کیا نکلا؟

یا اس لئے کہ اپنے بیان میں حضرت امام جماعت احمدیہ نے واضح طور پر ایسے سوال اٹھائے تھے اور نمایاں طور پر تنقیحات وضع کر کے اسمبلی کو توجہ دلائی تھی کہ کوئی بھی فیصلہ ان تنقیحات کے جواب کے بغیر ممکن نہیں۔

یا اس لئے کہ اللہ وسایا صاحب میں قوم کو یہ بتانے کا حوصلہ نہیں کہ ان حضرات کے پاس ان تنقیحات کا کوئی جواب نہیں اور انہوں نے ان تنقیحات کو نظر انداز کر کے خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔

### دوسرا سوال:

خصوصی کمیٹی کے سامنے بنیادی سوال یہ تھا کہ:۔

"دینِ اسلام کے اندر ایسے شخص کی حیثیت یا حقیقت پر بحث کرنا جو حضرت محمد ﷺ کے آخری نبی ہونے پر ایمان نہ رکھتا ہو۔"

عقیدۂ ختم نبوت اور شانِ خاتم النبیین ﷺ کے بارہ میں امام جماعت احمدیہ نے اپنے مفصل اور مدلل تحریری بیان میں کہا تھا کہ:۔

"جماعت احمدیہ کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ وہ اصولی اور بنیادی طور پر ختمِ نبوت کی ان تمام تفاسیر کو بدل و جان تسلیم کرتی ہے جن سے آنحضرت ﷺ کی ارفع اور منفرد شان دوبالا ہوتی ہے اور جو بزرگانِ اُمت نے گزشتہ تیرہ صدیوں میں وقتاً فوقتاً بیان فرمائیں"۔

اور اس کے ساتھ ضمیمہ کے طور پر تیرہ صدیوں کے بزرگانِ امت کے اسماءِ گرامی اور حوالہ جات بھی پیش کئے تھے۔

اللہ وسایا صاحب سے ہمارا دوسرا سوال یہ ہے کہ موصوف کی شائع کردہ کارروائی میں کوئی ایک سوال بھی ایسا کیوں نہیں جس میں اس بارے میں جرح کی گئی ہو۔ اگر اس بیان پر جرح نہیں کی گئی تو قانون کے مطابق سمجھا جائے گا کہ بیان تسلیم کر لیا گیا ہے۔

کیا اس لئے کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے پیش کردہ حوالہ جات جن بزرگان اور صلحائے امت سے منسوب تھے وہ تمام نام اتنے معزز اور محترم ہیں کہ ان کے فرمودات رد نہیں کئے جا سکتے۔ اور مولوی حضرات میں سے کسی کی یہ مجال نہیں کہ ان بزرگوں کی حیثیت متعین کر کے انہیں خارج از دائرہ اسلام قرار دے۔

### تیسرا سوال:

موصوف کی کتاب "تحریکِ ختم نبوت جلد دوئم" کے باب چہارم میں جو مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے اجلاسوں کی کارروائیاں درج کی گئی ہیں اس میں ۱۹۵۶ء کی مرکزی مجلس کے اجلاس مورخہ ۱۲؍فروری کی کارروائی میں جو قرارداد منظور کی گئی اس میں مطالبہ یہ تھا کہ۔

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

# خطبہ جمعہ

## عزیز، صاحب عزت کو کہتے ہیں مگر ایسا صاحب عزت جس میں جبر نہ ہو

## خدا عزیز ہے۔ ان کو عزت دیتا ہے جو اس کے ہو رہتے ہیں۔

حقیقی عزت اور سچی تکریم خدا تعالیٰ ہی سے آتی ہے۔ وہ چاہے تو جن کے گھر غموں کی اندھیری ہے وہاں آرام کا دن چڑھا دے۔

(آیاتِ قرآنیہ ، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت العزیز کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز – فرمودہ یکم مارچ ۲۰۰۲ء بمطابق یکم امان ۱۳۸۱ھجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضآلين–

خدا تعالیٰ کی صفات پر جو سلسلہ مضمون جاری ہے اس میں آج بھی ہم صفت عزیز کو لیں گے اور صفت عزیز قرآن کریم میں جہاں جہاں بھی استعمال ہوئی ہے اس کے حوالہ سے انشاء اللہ اس مضمون پر روشنی ڈالوں گا۔ عزیز، اصل میں صاحب عزت کو کہتے ہیں لیکن وہ صاحب عزت جس میں جبر نہ ہو اور زبردستی نہ ہو۔ عزیز بادشاہ کو بھی کہتے ہیں مگر اس عزت میں جبر بھی ہے اور اس کے نتیجہ میں اس کی عزت کی جاتی ہے۔ اگر اس کی جبری طاقت ختم ہو جائے تو اس کی کوئی بھی عزت باقی نہیں رہے گی۔ لیکن صفت عزیز سے مراد یہ ہے جو صاحب عزت اور صاحب غلبہ ہے۔ دونوں باتیں بیک وقت اس میں پائی جاتی ہیں۔ آج مَیں اس سلسلہ میں پہلی آیت جو آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے: ﴿هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ . لَآاِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾

(سورۃ آل عمران آیت ۷)

وہی ہے جو تمہیں رِحموں میں جیسی صورت میں چاہے ڈھالتا ہے۔ کوئی معبود نہیں مگر وہی، کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا۔

دوسری آیت ہے: ﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ. وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ . لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾(سورۃ آل عمران آیت ۱۹)

اللہ انصاف پر قائم رہتے ہوئے شہادت دیتا ہے کہ اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور فرشتے بھی اور اہلِ علم بھی (یہی شہادت دیتے ہیں)۔ کوئی معبود نہیں مگر وہی کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا۔

حضرت زبیر بن العوامؓ روایت کرتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو عرفہ کے مقام پر یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا: ﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ. وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ . لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ اور اس کے بعد آپؐ نے کہا: اے میرے ربّ! مَیں بھی اس بات پر گواہی دینے والوں میں سے ہوں۔ (مسند احمد بن حنبل. مسند العشرة المشرین)

حُمْران بن اَبانؓ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے جس کو اگر کوئی بندہ واقعۃً دل سے کہے تو وہ آگ پر حرام کر دیا جاتا ہے۔ اس پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (راوی سے) کہا کہ مَیں آپ کو بتاتا ہوں کہ وہ کلمہ کیا ہے۔ وہ کلمہ اخلاص ہے جس کے ذریعہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے محمدؐ اور آپ کے صحابہ کو عزت بخشی۔ وہ کلمۃ التقویٰ ہے جس کے پڑھنے کے لئے نبی کریمؐ نے اپنے چچا ابو طالب سے اُن کی وفات کے وقت اصرار کیا۔ یعنی کلمہ شہادت لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه۔

(مسند احمد بن حنبل. مسند العشرة المبشرين بالجنة)

اصل میں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه جب کہتے ہیں تو دنیا کے تمام دوسرے معبود جن کی طرف انسان جھک سکتا ہے یا معبود نہ بھی سمجھے تو ان سے اپنے لئے عزت یا غلبہ حاصل کرنے کے لئے ان کی طرف جھکتا ہے سب کی کلیۃً نفی ہو جاتی ہے۔ صرف ایک اللہ کی ذات رہتی ہے۔ اس لئے ہمیں ہر بات میں خدا ہی کی طرف دوڑنا پڑے گا۔ تو یہ خلاصہ ہے اسلام کا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه۔

حضرت ابو لیلیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نبی کریم ﷺ کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک اعرابی آیا اور عرض کی کہ میرا بھائی بیمار ہے۔ آپؐ نے پوچھا: تیرے بھائی کو کیا بیماری لاحق ہے؟ اعرابی نے جواب دیا: اسے جنون ہو گیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اُسے میرے پاس لے کر آؤ۔ وہ اعرابی گیا اور اپنے بھائی کو لے آیا۔ آپؐ نے اُسے اپنے سامنے بٹھا لیا۔ راوی کہتے ہیں کہ مَیں نے سنا کہ آپؐ نے اس پر سورۃ فاتحہ کا دَم کیا"۔ سب سے پہلے تو سورۃ فاتحہ ہی ہے جو شفا کا حکم رکھتی ہے اور اس کو مَیں نے بھی ذاتی تجربہ میں دیکھا ہے کہ جب کوئی اور دوائی میسر نہ آئے تو سورۃ فاتحہ کو بطور شفا کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ بیماری بالکل قلع قمع ہو جاتی ہے۔ تو سب سے پہلے تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس پر سورۃ فاتحہ کا دم کیا پھر۔ "سورۃ بقرۃ کی پہلی چار آیات اور اس کی درمیانی دو آیات وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ اور آیت الکرسی اور اس کی آخری تین آیات، اور (اسی طرح) سورۃ آل عمران کی ایک آیت (کا دَم کیا)۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے وہ آیت شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ تھی۔ اور (اسی طرح) سورۃ الاعراف کی آیت اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ ...... اور سورۃ المومنون کی آیت وَ مَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ لَابُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ۔ اور سورۃ الجن کی آیت وَ اَنَّهٗ تَعَالٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا۔ اور سورۃ الصافات کی پہلی دس آیات اور سورۃ الحشر کی آخری تین آیات اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور معوذتین (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) کا دم کیا"۔ یہ ساری باتیں معلوم ہوتا ہے وہ راوی بڑا ذہین تھا اس نے مسلسل یاد رکھی ہیں۔ "اس پر وہ اَعرابی کھڑا ہو گیا۔ وہ ٹھیک ہو چکا تھا اور بیماری کا نام و نشان تک نہ تھا۔ (سنن ابن ماجه. كتاب الطب)

دم جو ہے اس میں جان تو ہے مگر دعائیہ طور پر دم پڑھنا چاہئے۔ محض دم کوئی ایسا کلمہ نہیں ہے کہ دم کیا اور وہ اگلا آدمی ٹھیک ہو گیا۔ دم کے اندر دعا اور التجا ہے اور سب سے بڑا دم سورۃ فاتحہ کا ہے۔

﴿قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ .وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ .بِيَدِكَ الْخَيْرُ .اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾.

(سورۃ آل عمران آیت ۲۷)

تُو کہہ دے اے میرے اللہ! سلطنت کے مالک! تُو جسے چاہے فرمانروائی عطا کرتا ہے اور جس سے چاہے فرمانروائی چھین لیتا ہے۔ اور تُو جسے چاہے عزت بخشتا ہے اور جسے چاہے ذلیل کر دیتا ہے۔ خیر تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ یقیناً تُو ہر چیز پر جسے تُو چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

یہ دائمی قدرت سے مراد عزیز ہے۔ اور اس کے متعلق مَیں تشریح کر چکا ہوں عزیز میں دائمی قدرت عزت والی قدرت مراد ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ (نے ایک بار) یہ دعا

کی کہ اے اللہ! تو ابو جہل بن ہشام یا عمرؓ کے ذریعہ اسلام کو عزت و غلبہ بخش۔ راوی کہتے ہیں کہ اگلی ہی صبح عمرؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور اسلام قبول کر لیا۔ (ترمذی کتاب المناقب)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک بار) یہ دعا کی کہ اے اللہ تو اسلام کو خاص طور پر عمر بن الخطاب کے ذریعہ عزت اور غلبہ بخش۔

(ابن ماجہ، کتاب المناقب)

اب یہ جو روایت ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یہ بہت ہی قطعی ہے اس لحاظ سے کہ عمر بن الخطاب کے ذریعہ آپ کو کیوں خیال آیا آخر۔ ابو بکر کے ذریعہ کہتیں تو بات ہوتی۔ یعنی یہ اپنے نفس کی کوئی حکایت ہو سکتی تھی۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق آپ کا یہ فرمانا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے عمر بن خطاب کے ذریعہ اسلام کو عزت بخشنے کی دعا کی تھی۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ھند نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اُس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! خدا کی قسم (ایک وہ زمانہ تھا کہ جب) روئے زمین پر موجود گھرانوں میں آپؐ کے گھرانے سے بڑھ کر کوئی گھرانہ ایسا نہ تھا کہ جس کے بارے میں میری دلی تمنا ہو کہ اللہ اُنہیں ذلیل کر دے۔ اور اب روئے زمین پر موجود گھرانوں میں آپؐ کے گھرانے سے بڑھ کر کوئی گھرانہ ایسا نہیں جس کے بارے میں میری یہ دلی خواہش نہ ہو کہ اللہ اُن کو عزت بخشے۔

اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میرے بھی تمہارے گھرانے کے متعلق ایسے ہی جذبات ہیں۔ (مسلم. كتاب الأقضيه)

حضرت ابو حوراء بیان کرتے ہیں کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے وتر کی نماز میں پڑھنے کے لئے کچھ کلمات سکھائے جو یہ تھے:-

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيْمَا أَعْطَيْتَ وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ إِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ وَإِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ۔

یعنی "اے میرے اللہ مجھے بھی ہدایت عطا فرما، اُن لوگوں کے ساتھ جنہیں تُو نے ہدایت عطا کی ہے"۔ یہ آنحضرت ﷺ کا انکسار تھا۔ لوگوں نے تو آپ ہی کے ذریعہ ہدایت حاصل کی۔ لیکن آپ انکساری کی حالت میں خدا سے عرض کرتے ہیں مجھے بھی ان لوگوں کے ساتھ ہدایت عطا فرما جن کو تُو نے ہدایت عطا فرمائی ہے۔ "اور مجھے بھی صحت عطا فرما اُن لوگوں کے ساتھ جنہیں تُو نے صحت و عافیت عطا فرمائی ہے۔ اور میرا بھی ولی بن جا اُن لوگوں کے ساتھ جن کا تُو ولی ہو گیا ہے۔ اور جو کچھ تُو نے مجھے عطا کیا ہے، اُس میں برکت نازل فرما۔ اور جو کچھ تُو نے مقدر کر چھوڑا ہے اُس کے شر سے مجھے بچا۔ تُو جو چاہے فیصلہ کر سکتا ہے جبکہ تیری مرضی کے خلاف فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔ اور جس کا تُو ولی ہو جائے وہ کبھی ذلیل نہیں ہوتا اور جس کا تُو دشمن ہو وہ کبھی عزت نہیں پاتا۔ اور اے ہمارے ربّ! تُو بہت برکت والا اور بلند و بالا ہے۔ (ابو داؤد. كتاب الصلاة)

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں:-

"انسان چاہتا ہے کہ دنیا میں معزز اور محترم بنے لیکن حقیقی عزت اور سچی تکریم خدا تعالیٰ سے آتی ہے۔ وہی ہے جس کی یہ شان ہے: ﴿تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ﴾۔

(الحکم. ۱۰/ مئی ۱۹۰۵ء. صفحہ ۵)

آپؓ مزید فرماتے ہیں:-

"وہ چاہے تو جن کے گھر غموں کی اندھیری ہے وہاں آرام کا دن چڑھا دے اور چاہے تو جہاں راحت کی روشنی ہے وہاں دکھوں کی تاریکی کر دے۔ وہ چاہے تو بُروں سے بھلے اور بھلوں سے بُرے بنا دے۔ جسے چاہے عزت دے، جسے چاہے ذلیل کرے۔ یہ دعا نبی کریمؐ و صحابہؓ نے مانگی۔ خدا نے ان کو عزت دی۔ نیک و ممتاز انسان بنایا۔" (ضمیمہ اخبار بدر قادیان. ۲۷/ مئی ۱۹۰۹ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"کہہ اے بار خدایا اے مالک الملک! تو جسے چاہتا ہے ملک دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے ملک چھین لیتا ہے تُو جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے۔ ہر یک خیر کہ جس کا انسان طلب ہے، تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ تُو ہر یک چیز پر قادر ہے"۔

(براہین احمدیہ ہر چہار حصص. روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۱۹ حاشیہ نمبر ۱۱)

سورۃ آل عمران کی آیات ۶۲-۶۳: ﴿فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ. اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ. وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ. وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾

پس جو تجھ سے اس بارے میں اس کے بعد بھی جھگڑا کرے کہ تیرے پاس علم آ چکا ہے تو کہہ دے: آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں اور تمہارے بیٹوں کو بھی اور اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو بھی اور اپنے نفوس کو اور تمہارے نفوس کو بھی۔ پھر ہم مباہلہ کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالیں۔ یقیناً یہی سچا بیان ہے۔ اور اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ اور یقیناً اللہ ہی ہے جو کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

حضرت تمیم الداریؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ یہ امر (یعنی اسلام کا پیغام) وہاں تک پہنچ کر رہے گا جہاں تک دن اور رات پہنچتے ہیں اور اللہ تعالیٰ شہروں اور دیہات میں کوئی گھر ایسا نہیں چھوڑے گا جس میں اس دین کو داخل نہ کرے، عزت کے ہر مستحق کو ایسی عزت دیتے ہوئے جس کے نتیجے میں اسلام کو مزید غلبہ حاصل ہو گا اور ذلت کے ہر مستحق کو ایسی ذلت دیتے ہوئے جس کے نتیجے میں کفر مزید رُسوا ہوتا چلا جائے گا۔

حضرت تمیم الداری کہا کرتے تھے کہ مَیں نے یہ بات خود اپنے گھر میں مشاہدہ کی ہے۔ چنانچہ اُن میں سے جنہوں نے اسلام قبول کیا، اُنہیں تو بھلائی اور شرف اور عزت نصیب ہوئی اور جو کافر رہے، اُنہیں ذلت اور رُسوائی نصیب ہوئی اور جزیہ دینے پر مجبور ہونا پڑا۔

(مسند احمد بن حنبل. مسند الشاميين)

اب یہ سب احمدی گھر اس بات کے گواہ ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ احمدیت کی برکت سے ان کو بہت عزت ملی اور جو ان کے رشتہ دار انکاری تھے وہ بہت ذلیل و رسوا ہو کر اپنے ہی دیہات میں اِدھر اُدھر کھپ مر گئے۔ لیکن جن کو خدا تعالیٰ نے احمدیت کی توفیق عطا فرمائی وہ ساری دنیا میں پھیل گئے اور بہت ہی عزت اور تکریم اور اس کے علاوہ مالی منفعتیں بھی حاصل ہوئیں۔ تو یہ ایک روزمرہ کا جماعت کا تجربہ ہے اس میں کسی پہلو سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

﴿بَلٰٓى اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ. وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ. وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ﴾ (سورة آل عمران ۱۲۶-۱۲۷)

کیوں نہیں۔ اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو جبکہ وہ اپنے اسی جوش میں (کھولتے ہوئے) تم پر ٹوٹ پڑیں تو تمہارا ربّ پانچ ہزار عذاب دینے والے فرشتوں کے ساتھ تمہاری مدد کرے گا۔ اور اللہ نے یہ (وعدہ) محض تمہیں خوشخبری دینے کے لئے کیا ہے اور تا کہ اس سے تمہارے دل اطمینان محسوس کریں اور (امر واقعہ یہ ہے کہ) مدد محض اللہ ہی کی طرف سے ملتی ہے جو کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

اب یاد رکھیں یہ جو فرشتوں کا نزول ہے، یہ وعدہ مسلمانوں کی دلی تسلی کی خاطر دیا گیا ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ فرشتے اتریں یا نہ اتریں ہر مدد اللہ ہی کے فضل سے ملتی ہے۔ اللہ فیصلہ کرے مدد کا تو ضرور وہ مدد نصیب ہوتی ہے۔ اس کی تشریح اسی آیت نے آخر پر کر دی کہ ساری مدد تو اللہ ہی کی طرف سے ہے باقی فرشتے تو تم لوگوں کی دلی تسلی کے لئے بیان کئے گئے ہیں۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مَیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا


**Earlsfield Properties**

**We will manage your property at 0% commission**
**Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years**
**Free management Service**
**Guaranteed vacant possession**

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

اور عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! خدا تعالیٰ نے ابوجہل کو قتل کردیا ہے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی نَصَرَ عَبْدَهٗ وَ اَعَزَّ دِیْنَهٗ کہ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے اپنے بندے کی مدد کی اور اپنے دین کو عزت بخشی۔

(مسند احمد بن حنبل۔ مسند المکثرین من الصحابہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اکثر یہ کلمات پڑھا کرتے تھے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَعَزَّ جُنْدَهٗ وَ نَصَرَ عَبْدَهٗ وَ هَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهٗ فَلَا شَیْءَ بَعْدَهٗ۔ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اُس نے اکیلے ہی اپنے لشکر کو عزت بخشی اور اپنے بندے کی نصرت فرمائی اور اُس نے اکیلے ہی تمام مخالف گروہوں کو شکست دی۔ پس اس کے بعد تو کچھ بھی نہیں ہے۔ (مسند احمد بن حنبل۔ باقی مسند المکثرین)

اب سورۃ النساء کی آیت ۵۷ ہے: ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِیْهِمْ نَارًا. كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَیْرَهَا لِیَذُوْقُوا الْعَذَابَ. اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِیْزًا حَكِیْمًا﴾۔

یقیناً وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیات کا انکار کیا ہے ہم انہیں آگ میں داخل کریں گے۔ جب کبھی ان کے چمڑے گل جائیں گے ہم انہیں بدل کر دوسرے چمڑے دے دیں گے تاکہ وہ عذاب کو چکھیں۔ یقیناً اللہ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

اب یہ دیکھیں یہاں ظاہری طور پر لگتا ہے کہ چمڑے گل رہے ہیں اور پھر چمڑے پہنائے جا رہے ہیں حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے خبر دی جو قرآن کریم میں مذکور ہے۔ یہ جو ساری کائنات ہے، جنت اس ساری کائنات پر حاوی ہے۔ تو صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ! پھر جہنم کہاں ہے؟ یہ جو دماغ میں خیال ہے ناکہ ایک بہت اونچی جگہ، کسی جگہ کوئی گڑھا ہے جہنم کا اس میں آگ جل رہی ہے یہ وہم ہے۔ قرآن کریم نے یہ سب وہم دور کردیئے ہیں بلکہ تمثیلات کے رنگ میں بیان فرمایا ہے۔ فرمایا جہنم بھی وہیں ہے مگر تم لوگوں کو شعور نہیں۔ پس یہ جو کائنات ہم دیکھ رہے ہیں اسی میں دنیا والوں کی جنت بھی ہے اور اسی میں جہنم بھی ہے اور قیامت کے دن زیادہ قریب سے دکھائی جائیں گی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"بہشت میں بھی ہر روز ایک تجدد ہوتا رہے گا"۔ یعنی بہشت کے متعلق یہ خیال کہ ایک جگہ ٹھہری ہوئی جگہ ہے کہ شہد ہے بس وہیں سارے بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ وہم ہے۔ بہشت جس میں ایک ہی جگہ ایک وقت میں ایک ہی طرح کا رہنا ہو وہ تو بور کرنے والی چیز ہے۔ اس لئے یہ وہم غلط ہے کہ جنت ایک ہی جگہ پر ایک ہی طرح کی ٹھہری ہوئی چیز ہے۔ اس میں تجدد ہوتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ جنت کی حالت تبدیل کرتا رہے گا۔ پھر لکھا ہے: "اسی طرح دوزخیوں پر بھی لکھا ہے: بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَیْرَهَا۔ مگر خدا کا تجدد بے پایاں ہے جو کبھی ختم نہیں ہوگا۔ خدا کے کاموں میں انتہا نہیں۔ فرماتا ہے وَلَدَیْنَا مَزِیْدٌ یعنی زیادتی ہوتی رہے گی۔"

(البدر۔ جلد اوّل۔ نمبر ۱۲۔ بتاریخ ۱۶/جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۹۸)

اب یہ حضرت عیسیٰؑ کے متعلق آیت ہے: ﴿وَقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِیْحَ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ. وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ. وَاِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِیْهِ لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ. مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ. وَمَا قَتَلُوْهُ یَقِیْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ. وَكَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَكِیْمًا﴾ (سورۃ النساء: ۱۵۸۔۱۵۹)

اور ان کے اس قول کے سبب سے کہ یقیناً ہم نے مسیح عیسیٰ ابنِ مریم کو جو اللہ کا رسول تھا قتل کردیا ہے۔ اور وہ یقیناً اسے قتل نہیں کرسکے اور نہ اسے صلیب دے (کرمار) سکے بلکہ ان پر معاملہ مشتبہ کردیا گیا اور یقیناً وہ لوگ جنہوں نے اس بارہ میں اختلاف کیا ہے اس کے متعلق شک میں مبتلا ہیں۔ ان کے پاس اس کا کوئی علم نہیں سوائے ظن کی پیروی کرنے کے۔ اور وہ یقینی طور پر اسے قتل نہ کرسکے۔ بلکہ اللہ نے اپنی طرف اس کا رفع کرلیا اور یقیناً اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"یہ کہنا کہ ہم نے مسیح عیسیٰ ابن مریم رسول اللہ کو قتل کردیا ہے حالانکہ نہ انہوں نے اُس کو قتل کیا اور نہ صلیب دیا بلکہ یہ امر اُن پر مشتبہ ہوگیا اور جو لوگ عیسیٰ کے بارے میں اختلاف رکھتے ہیں (یعنی عیسائی کہتے ہیں کہ عیسیٰ زندہ آسمان پر اُٹھایا گیا اور یہودی کہتے ہیں کہ ہم نے اُس کو ہلاک کردیا) یہ دونوں گروہ محض شک میں پڑے ہوئے ہیں حقیقت حال کی اُن کو کچھ بھی خبر نہیں اور صحیح علم اُن کو حاصل نہیں۔ محض اٹکلوں کی پیروی کرتے ہیں۔ یعنی نہ عیسیٰ آسمان پر گیا جیسا کہ عیسائیوں کا خیال ہے اور نہ یہودیوں کے ہاتھ سے ہلاک کیا گیا جیسا کہ یہودیوں کا گمان ہے بلکہ صحیح بات ایک تیسری بات ہے کہ وہ مخلصی پاکر ایک دوسرے ملک میں چلا گیا اور خود یہودی یقین نہیں رکھتے کہ انہوں نے اُس کو قتل کردیا بلکہ خدا نے اُس کو اپنی طرف اٹھالیاں اور خدا غالب اور حکمتوں والا ہے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ۔ حصہ پنجم۔ صفحہ ۱۶۸)

حضرت عیسیٰ کے متعلق یہ جو آیات ہیں ان میں ہے ﴿وَمَا صَلَبُوْهُ﴾ اس میں جو صلیب کی آخری حد ہے کہ صلیب پر جان نکالنا، وہ مراد ہے۔ صلیب اس لئے تو نہیں دی جاتی تھی کہ صلیب سے اتار کر زندہ ہی رکھ لیا جائے بلکہ صلیب پر مارنے کی خاطر دی جاتی تھی۔ تو اس کا آخری جواب قرآن کریم کی انہی آیات میں ہے ﴿وَمَا قَتَلُوْهُ یَقِیْنًا﴾ کہ صلیب تو اس کو دی بظاہر یعنی یہ نہیں کہ کسی اور کو اس کی بجائے صلیب دے دی۔ عیسیٰ علیہ السلام کو ہی صلیب پر لٹکانے کی کوشش کی مگر اس غرض سے نہیں کہ اسے زندہ اتار لیا جائے بلکہ اس لئے کہ صلیب کا آخری نتیجہ ظاہر ہو اور وہ صلیب پر جان دے دے۔ تو انہی آیات کے آخر پر فرماتا ہے ﴿وَمَا قَتَلُوْهُ یَقِیْنًا﴾ یہ قطعی بات ہے کہ وہ اسے قتل بہرحال نہیں کرسکے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"خدا عزیز ہے۔ اُن کو عزت دیتا ہے جو اُس کے ہو رہتے ہیں۔ اور حکیم ہے، اپنی حکمتوں سے اُن لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے جو اُس پر توکل کرتے ہیں۔ اور پھر فرمایا کہ کوئی اہلِ کتاب میں سے ایسا نہیں جو ہمارے اِس بیان مذکورہ بالا پر جو ہم نے اہلِ کتاب کے خیالات کی نسبت ظاہر کیا ہے ایمان نہ رکھتا ہو، قبل اس کے جو وہ اس حقیقت پر ایمان لاوے جو مسیح اپنی طبعی موت سے مر گیا۔ یعنی ہم جو پہلے بیان کر آئے ہیں کہ کوئی اہلِ کتاب اس بات پر دلی یقین نہیں رکھتا کہ درحقیقت مسیح مصلوب ہوگیا ہے کیا عیسائی اور کیا یہودی صرف ظن اور شبہ کے طور پر اُن کے مصلوب ہونے کا خیال رکھتے ہیں۔ یہ ہمارا بیان صحیح ہے، کوئی اس سے انکار نہیں کرسکتا۔ ہاں اُس کی موت کے بارہ میں اُنہیں خبر نہیں کہ وہ کب مرا۔ سو اُس کی ہم خبر دیتے ہیں کہ وہ مر گیا اور اُس کی روح عزت کے ساتھ ہماری طرف اٹھائی گئی۔" (ازالہ اوہام۔ حصہ اوّل۔ صفحہ ۳۷۱)

پھر اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے اس کا رفع فرمایا اور اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔ اور یہ قول یعنی ﴿عَزِیْزًا حَكِیْمًا﴾ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے عزت دیتا ہے اور اپنے برگزیدہ لوگوں کی عزت کی دقیق کامل اور لطیف حکمت کے ساتھ حفاظت کرتا ہے۔ کسی مکر کرنے والے کا مکر اصفیاء کی عزت کو ضرر نہیں پہنچا سکتا جیسا کہ یہودیوں کے مکر نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عزت کو کوئی نقصان نہ پہنچایا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی عزت کو بڑھایا اور بلند درجہ عطا فرمایا اور ہلاکت کی تدابیر کرنے والوں کو تباہ برباد کردیا۔ پس اے عزیز تم سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ کے قول ﴿بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ﴾ کی تفسیر یہی ہے مگر ہمارے لوگ اسے قبول نہیں کرتے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں تحریف کرتے ہیں۔ وہ اس آیت کے شانِ نزول میں غور نہیں کرتے اور زمین میں اکڑ کر چلتے ہیں اور جب انہیں یہ کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے وفات مسیح پر شہادت دی ہے اور اسی طرح مومنوں میں سے جلیل القدر صحابہ تابعین اور ائمہ حدیث نے بھی اس پر شہادت دی ہے تو ان کا آخری جواب یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ وہ مسیح کو موت کے بعد ایک مرتبہ پھر زندہ کردے اور یہ نہیں سوچتے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ان باتوں سے کوئی تعلق نہیں جو اس کے سچے وعدوں کے مخالف ہوں۔

(ترجمہ عبارت حمامۃ البشریٰ، روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۲۵۷۔۲۵۸۔ ترجم از تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام تفسیر سورۃ النساء :۱۵۹ صفحہ ۳۳۱۔۳۳۲)

اب حضرت مسیحؑ کے تعلق میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"یسوع ابن مریم کی دعا ان دونوں پر سلام ہو۔ اس نے کہا: اے میرے خدا! مَیں اس قابل

نہیں کہ اس چیز پر غالب آسکوں جس کو مَیں بُرا سمجھتا ہوں، نہ مَیں نے اس نیکی کو حاصل کیا ہے جس کی مجھے خواہش تھی مگر دوسرے لوگ اپنے اجر کو اپنے ہاتھ میں رکھتے ہیں اور مَیں نہیں۔ لیکن میری بڑائی میرے کام میں ہے مجھ سے زیادہ بُری حالت میں کوئی شخص نہیں ہے۔ اے خدا! جو سب سے بلند تر ہے میرے گناہ معاف کر۔ اے خدا! ایسا نہ کر کہ مَیں اپنے دشمنوں کے لئے الزام کا سبب ہوں نہ مجھے اپنے دوستوں کی نظر میں حقیر ٹھہرا۔ اور ایسا نہ ہو کہ میرا تقویٰ مجھے مصائب میں ڈالے۔ ایسا نہ کر کہ یہی دنیا میری بڑی خوشی کی جگہ یا میرا بڑا مقصد ہو اور ایسے شخص کو مجھ پر مسلّط نہ کر جو مجھ پر رحم نہ کرے۔ اے خدا! جو بڑے رحم والا ہے اپنے رحم کی خاطر ایسا ہی کر، تُو اُن سب پر رحم کرتا ہے جو تیرے رحم کے حاجت مند ہیں۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ۔ حصہ پنجم۔ صفحہ ۱۷۵)

اب سورۃ النساء کی آیات ۱۶۵۔۱۶۶: ﴿وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۔ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا. رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ ۔ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا﴾۔

اور کئی رسول ہیں جن کا بیان ہم تجھ پر پہلے ہی کر چکے ہیں اور کئی رسول ہیں جن کے قِصَص ہم نے تجھ پر نہیں پڑھے اور موسیٰ سے اللہ نے بکثرت کلام کیا۔ کئی بشارتیں دینے والے اور انذار کرنے والے رسول (بھیجے) تاکہ لوگوں کے پاس رسولوں کے آنے کے بعد اللہ کے مقابل پر کوئی حجت نہ رہے اور اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"کیا ہم یہ گمان کر سکتے ہیں کہ پہلی اُمتوں پر تو خدا تعالیٰ کا رحم تھا اس لئے اُس نے توریت کو بھیج کر پھر ہزارہا رسول اور محدث توریت کی تائید کے لئے اور دلوں کو بار بار زندہ کرنے کے لئے بھیجے لیکن یہ امت موردِ غضب تھی اس لئے اُس نے قرآن کریم کو نازل کر کے ان سب باتوں کو بھلا دیا اور ہمیشہ کے لئے علماء کو ان کی عقل اور اجتہاد پر چھوڑ دیا اور حضرت موسیٰ کی نسبت تو صاف فرمایا ﴿وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا. رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ. وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا﴾ یعنی خدا موسیٰ سے ہمکلام ہوا اور اس کی تائید اور تصدیق کے لئے رسول بھیجے جو مبشر اور منذر تھے تاکہ لوگوں کی کوئی حجت باقی نہ رہے اور نبیوں کا مسلسل گروہ دیکھ کر توریت پر دلی صدق سے ایمان لاویں۔ اور فرمایا: ﴿وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ﴾۔ یعنی ہم نے بہت سے رسول بھیجے اور بعض کا تو ہم نے ذکر کیا اور بعض کا ذکر بھی نہیں کیا لیکن دین اسلام کے طالبوں کے لئے وہ انتظام نہ کیا"۔ یعنی یہ تعجب کی بات ہے کہ یہ سب کچھ کیا "لیکن دین اسلام کے طالبوں کے لئے وہ انتظام نہ کیا۔ گویا جو رحمت اور عنایت باری حضرت موسیٰ کی قوم پر تھی وہ اس امت پر نہیں ہے۔ ......... یہ صرف کہنے کی باتیں ہیں جنہیں وہ لوگ منہ پر لاتے ہیں جن کو ایمان کی کچھ بھی پروا نہیں ورنہ انسان نہایت ضعیف اور ہمیشہ تقویت ایمان کا محتاج ہے۔ (شہادت القرآن۔ صفحہ ۴۷)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اس جگہ یہ بھی یاد رہے کہ دین کی تکمیل اس بات کو مستلزم نہیں جو اس کی مناسب حفاظت سے بکلّی دست بردار ہو جائے مثلاً اگر کوئی گھر بناوے اور اُس کے تمام کمرے سلیقہ سے تیار کرے اور اُس کی تمام ضرورتیں جو عمارت کے متعلق ہیں باحسن وجہ پوری کر دیوے اور پھر مدت کے بعد اندھیریاں چلیں اور بارشیں ہوں اور اُس گھر کے نقش و نگار پر گرد و غبار بیٹھ جاوے اور اُس کی خوبصورتی چھپ جاوے اور پھر اُس کا کوئی وارث اُس گھر کو صاف اور سفید کرنا چاہے مگر اُس کو منع کر دیا جاوے کہ گھر تو مکمل ہو چکا ہے تو ظاہر ہے کہ یہ منع کرنا سراسر حماقت ہے۔ افسوس کہ ایسے اعتراضات کرنے والے نہیں سوچتے کہ تکمیل شے دیگر ہے اور وقتاً فوقتاً ایک مکمل عمارت کی صفائی کرنا یہ اَور بات ہے۔ یہ یاد رہے کہ مجدد لوگ دین میں کچھ کمی بیشی نہیں کرتے، ہاں گمشدہ دین کو پھر دلوں میں قائم کرتے ہیں اور یہ کہنا کہ مجددوں پر ایمان لانا کچھ فرض نہیں، خدا تعالیٰ کے حکم سے انحراف ہے کیونکہ وہ فرماتا ہے ﴿وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ﴾ یعنی بعد اس کے جو خلیفے بھیجے جائیں پھر جو شخص ان کا منکر رہے وہ فاسقوں میں سے ہے۔"

(شہادت القرآن۔ صفحہ ۴۷۔۴۸)

اب یہ آیت ہے اس میں بھی عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ کا ذکر آتا ہے۔ ﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ۔ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾ (سورۃ المائدہ: ۳۹)

اور چور مَرد اور چور عورت سو دونوں کے ہاتھ کاٹ دو اُس کی جزا کے طور پر جو انہوں نے کمایا (یہ) اللہ کی طرف سے بطور عبرت (ہے) اور اللہ کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں غزوہ فتح (مکہ) کے موقع پر ایک عورت نے چوری کی۔ اس پر اُس کے خاندان والے اسامہ بن زید کے پاس دوڑے دوڑے آئے کہ وہ (رسول اللہ ﷺ سے اس عورت کے لئے) سفارش کریں۔ جب آپؐ سے اُسامہ نے عرض کی تو رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور آپؐ نے فرمایا: کیا تم مجھے اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کرتے ہو؟۔ اس پر اسامہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے لئے مغفرت کی دعا کریں۔ شام کو رسول اللہ ﷺ خطاب فرمانے کے لئے کھڑے ہوئے۔ آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: تم سے پہلے لوگوں کو صرف اس بات نے ہلاک کیا کہ اگر اُن میں سے کوئی بڑے خاندان والا چوری کرتا تو وہ اُسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور (خاندان والا) چوری کرتا تو وہ اُس پر حد نافذ کر دیتے تھے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے، اگر فاطمہ بنت محمدؐ بھی چوری کرے تو مَیں ضرور اُس کا ہاتھ کاٹ دوں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اُس عورت کا ہاتھ کاٹنے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ اُس کا ہاتھ کاٹا گیا۔ پھر اُس عورت نے بہت اچھی طرح توبہ کی اور شادی بھی کی۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ وہ عورت اس کے بعد میرے پاس آیا کرتی تھی اور مَیں اُس کی حاجت روائی کے لئے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کرتی تھی۔ (بخاری۔ کتاب المغازی)۔ یعنی اس کو جو ضرورتیں پیش آتی تھیں وہ حضرت عائشہؓ کی طرف رجوع کیا کرتی تھی۔ اور آنحضرت ﷺ بھی مسلسل اس سے شفقت کا سلوک فرماتے رہے۔

﴿مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ. وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ .فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ۔ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ. اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ. وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾.

(سورۃ المائدہ ۱۱۸۔۱۱۹)

"میں نے تو انہیں اس کے سوا کچھ نہیں کہا جو تُو نے مجھے حکم دیا تھا"۔ یہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قول ہے۔ "کہ اللہ کی عبادت کرو جو میرا بھی ربّ ہے اور تمہارا بھی ربّ ہے۔ اور میں ان پر نگران تھا جب تک میں ان میں رہا۔ پس جب تُو نے مجھے وفات دے دی، فقط ایک تُو ہی ان پر نگران رہا اور تُو ہر چیز پر گواہ ہے۔ اگر تُو انہیں عذاب دے تو آخر یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں معاف کر دے تو یقیناً تُو کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے"۔

جَسْرَہ بنت دجاجہ بیان کرتی ہیں کہ مَیں نے ابوذر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ایک بار نبی کریم ﷺ صرف ایک ہی آیت نماز میں بار بار دہراتے رہے اور وہ آیت یہ تھی: ﴿اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَ اِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾. کہ اگر تُو ان کو عذاب دینا چاہے تو یہ تیرے بندے ہیں اور تُو ان کو بخشنا چاہے تو تُو کامل غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔

(ابن ماجہ۔ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ)


اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے انسٹی ٹیوٹ سے تعلیم حاصل کرنے والے ۹۰٪ تک سٹوڈنٹس کو ۳۵ تا ۵۰ ہزار Euro سالانہ اور رہائش کے علاوہ بہت سی دیگر سہولتوں کی مستقل ملازمت میسر آئی ہے۔ ہم خود اپنے سٹوڈنٹس کو ملازمت دلواتے ہیں۔ بڑی کمپنیاں خود ہم سے ڈیمانڈ کرتی ہیں۔ جو احباب یکمشت ادائیگی نہیں کر سکتے انہیں ہم قسطوں میں ادائیگی کی سہولت دیتے ہیں تا زیادہ سے زیادہ احباب اچھے اور باعزت روزگار پر لگ سکیں۔ نئے کورسوں کے داخلے جاری ہیں۔ جرمنی کے علاوہ دیگر ملکوں کے احباب بھی فائدہ اٹھائیں۔ ہم کمپیوٹر کورس انگریزی میں کرواتے ہیں۔ جرمن ترجمہ بھی ہے۔

خواتین کے لئے رہائش کا انتظام ہے۔

**Microsoft Certified Professional IT Training Centre**

Ehrharstr.4 30455 Hannover Germany

E-mail: Khalid@t-online.de

Tel :0049+511+404375 Fax: 0049-511-4818735

Internet: WWW.Professional-ittraining center.info

# سعودی دارالافتاء اور اسلام

(احمد طاہر مرزا۔ ربوہ)

جنوری ۱۹۹۹ء میں دارالافتاء سعودی عرب کی جانب سے شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز کی سرپرستی میں سات علماء کے فتاویٰ سے تیار کردہ "فتاویٰ" کے نام سے دو جلدوں میں ایک کتاب شائع ہوئی ہے۔ اردو ترجمہ مولانا عطاء اللہ ساجد صاحب نے کیا ہے۔ جلد اول ۲۶۷ صفحات جبکہ جلد دوم ۳۳۵ صفحات پر مشتمل ہے اور اسے مکتبہ دارالسلام پبلشرز، ریاض، سعودی عرب نے شائع کیا ہے۔ یہ کتاب سینکڑوں فتاویٰ پر مشتمل ہے اور وہابی طرز فکر کی عکاسی کرتی ہے۔ ذیل میں اس کے فتاویٰ کی چند ایک جھلکیاں قارئین کی دلچسپی کے لئے پیش کی جارہی ہیں۔

اس کتاب میں صوفیاء، طریقت، قادریہ، سہروردیہ، چشتیہ، نظامیہ، بریلویت، شیعہ ازم، وہابی مسلک کے مخالف اور اکثر دوسرے اسلامی فرقوں کو ناواجب، بدعتی، منافق اور کافر قرار دیا گیا ہے اور شاذ ہی کوئی مسلمان فرقہ بچا ہے جس پر کفر کا فتویٰ نہیں لگایا گیا۔ ذیل میں ان کے کافر اور مسلمان کی تفصیل درج ہے:۔

❁❁❁......❁❁❁

## فتویٰ (۵۰۰۳)

## کون سے گناہ سے کفر لازم آتا ہے؟

سوال: جو شخص کسی مسلمان کو کافر کہے اس کے بارے میں دین اسلام کا کیا فیصلہ ہے؟ مصر میں ایک جماعت پیدا ہوئی ہے جو شرک باللہ کے علاوہ بھی کسی گناہ کے ارتکاب کرنے پر مسلمان کو کافر قرار دے دیتی ہے۔ تو کیا اللہ کی نافرمانی کے اعمال کا صدور اور کبیرہ گناہوں کا ارتکاب ایک انسان کو کافر بنا دیتا ہے حالانکہ وہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه کا اقرار کرتا ہے؟

جواب: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَعْدُ۔

کبیرہ گناہ اپنی شناخت اور شدّت کے لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ ان میں سے کچھ تو شرک ہیں، کچھ نہیں ہیں۔ اہل سنت والجماعت کا مسلک یہ ہے کہ وہ شرک کے سوا کسی گناہ کے مرتکب کو کافر نہیں کہتے۔ مثلاً قتل، شراب، زنا، چوری، یتیم کا مال کھانا، پاک دامن خواتین کو بدکاری کی تہمت لگانا، سود کھانا اور دوسرے کبیرہ گناہ۔ لیکن مسلمان حاکم کا فرض ہے کہ ان جرائم کا ارتکاب کرنے والوں پر اسلامی شریعت کے مطابق حد یا تعزیر نافذ کرے اور مجرم کا فرض ہے کہ وہ توبہ واستغفار کرے۔ لیکن ایسے گناہ کبیرہ (جن کا تعلق عقیدہ سے ہے) جیسے اللہ کے سوا کسی سے فریاد کرنا، مثلاً مصیبت سے نجات کے لئے فوت شدہ بزرگوں کو پکارنا اور ان کے لئے نذر ماننا اور ان کے لئے جانور قربان کرنا، اس قسم کے کبیرہ گناہ کفر اکبر ہیں۔ جو شخص ایسا کام کرے اسے صحیح مسئلہ بتانا چاہئے اور دلائل سے خوب واضح کرنا چاہئے۔ اس وضاحت اور تبلیغ کے بعد اگر وہ توبہ کرلے تو اس کی توبہ قبول ہوگی ورنہ مسلمان حکمران اسے مرتد قرار دے کر سزائے موت دے گا۔

❁❁❁......❁❁❁

## فتویٰ (۶۴۳۳)

## صوفیانہ سلسلوں میں بدعات کا غلبہ ہے

سوال: آج کل صوفیوں کے جو سلسلے پائے جاتے ہیں ان کے متعلق اسلام کا کیا حکم ہے؟

جواب: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَعْدُ۔

صوفیوں کے سلسلوں میں بدعات غالب ہیں۔ ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ عبادات اور دوسرے کاموں میں نبی ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے طریقے پر عمل کریں اور عبدالرحمٰن وکیل رحمہ اللہ کی کتاب 'هٰذِهٖ هِيَ الصُّوفِيَه' کا مطالعہ کریں۔

❁❁❁......❁❁❁

## فتویٰ (۹۸۴۸)

## صوفیانہ سلسلوں سے بچنا چاہئے

سوال: کیا صوفیوں کے سلسلے شاذلیہ، رفاعیہ وغیرہ حق پر ہیں یا گمراہ اور اختلاف کا باعث ہیں؟ کیا ان میں سے کسی فرقہ کی طرف اپنی نسبت کرنا جائز ہے؟

جواب: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَعْدُ۔

صوفیوں کے تمام سلسلوں میں بدعت اور مخالفت شریعت بکثرت ہے۔ اس لئے ان سے بچنا ضروری ہے۔

❁❁❁......❁❁❁

## فتویٰ (۲۶۱۲)

## "صاحب زمان" کا مطلب

سوال: تصوف کی طرف منسوب لوگ کہتے ہیں: فلاں "صاحب زمان" ہے اور فلاں "اہل تعریف" میں سے ہے، اس کا مطلب کیا ہے؟ اس قسم کا عقیدہ رکھنے والے کا کیا حکم ہے؟ اگر کسی شخص کے متعلق (یقین کے ساتھ) معلوم ہو کہ وہ اس قسم کا عقیدہ رکھتا ہے تو کیا اس کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے؟

جواب: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَعْدُ۔

"صاحب زمان" کا مطلب ان کے نزدیک یہ ہے کہ ایک انسان ایسا ہے جس کے ہاتھ میں مخلوقات کے تمام کام ہیں اور وہ ان کے کاموں میں تصرف کرسکتا ہے یعنی انہیں مصیبتوں سے نجات دے سکتا اور مشکلات سے چھڑا سکتا ہے اور جسے چاہے جو بھلائی چاہے دے سکتا ہے۔ جو شخص اس قسم کا عقیدہ رکھے اس نے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور مخلوقات کے معاملات کے انتظام میں اللہ کا شریک بنالیا۔ لہٰذا ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا یا اسے مسلمانوں کا حاکم بنانا یا نماز میں مسلمانوں کا امام بنانا درست نہیں کیونکہ اس نے صریح کفر اور واضح شرک کا ارتکاب کیا ہے۔ بلکہ وہ زمانۂ جاہلیت کے مشرک لوگوں سے بھی بدتر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ . فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ فَمَا ذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ﴾۔

(یونس ۱۰/۳۱،۳۲)

"کہہ دیجئے (یعنی ان سے پوچھئے) کون ہے جو تمہیں آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے؟ یا کون ہے جو کانوں اور آنکھوں کا مالک ہے؟ اور بے جان سے جاندار کو اور جاندار سے بے جان کو کون نکالتا ہے؟ اور کون کاموں کی تدبیر کرتا ہے؟ وہ کہیں گے: اللہ (ہی سب کام کرتا ہے) کہئے "پھر کیا تم (اس سے) ڈرتے نہیں ہو؟ یہ ہے اللہ، تمہارا سچا مالک۔ تو حق کے بعد گمراہی کے علاوہ اور کیا رہ جاتا ہے؟ پھر تمہیں کدھر پھیرا جارہا ہے؟

اس کے علاوہ بھی بہت سی آیات میں یہ مضمون بیان ہوا ہے۔

---

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

"اگر دُعا نہ ہوتی تو کوئی انسان خداشناسی کے بارے میں حق الیقین تک نہ پہنچ سکتا۔ دُعا سے الہام ملتا ہے۔ دُعا سے ہم خداتعالیٰ سے کلام کرتے ہیں۔ جب انسان اخلاص اور توحید اور محبت اور صدق اور صفا کے قدم سے دُعا کرتا کرتا فنا کی حالت تک پہنچ جاتا ہے تب وہ زندہ خدا اس پر ظاہر ہوتا ہے جو لوگوں سے پوشیدہ ہے"۔

(ملفوظات جلد نمبر ۱)

---

# مکرم غلام مصطفیٰ محسن صاحب آف پیر محل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کو پاکستان میں شہید کردیا گیا

(پریس ڈیسک): احباب جماعت کو نہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ ہمارے ایک مخلص احمدی مکرم غلام مصطفیٰ محسن صاحب آف پیر محل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کو جمعرات ۱۰/جنوری ۲۰۰۲ء کو نامعلوم افراد نے گولی مار کر شہید کردیا۔

تفصیلات کے مطابق مکرم غلام مصطفیٰ محسن صاحب وقوعہ کے روز گھر میں اکیلے تھے۔ ان کے بیوی بچے شہر سے باہر تھے۔ آپ نے عشاء کی نماز حسب معمول مقامی مسجد میں ادا کی اور اس کے بعد گھر تشریف لے آئے۔ اگلے دن صبح دودھ والے نے ان کے دروازے پر دستک دی مگر اندر سے کوئی آواز نہ آئی۔ جب وہ دروازہ کھول کر اندر پہنچا تو مکرم غلام مصطفیٰ محسن صاحب کی نعش چارپائی پر پڑی تھی اور چارپائی پر بستر بچھا ہوا نہیں تھا اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں سونے سے پہلے ہی شہید کردیا گیا تھا۔ ان کے سر پر سامنے کی طرف گولی کا نشان تھا۔

مرحوم کی عمر تقریباً ۵۵ سال تھی۔ انہوں نے اپنے پیچھے ایک بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ بیٹا طارق محسن واقف زندگی ہے اور جامعہ احمدیہ کا طالبعلم ہے۔ ایک بیٹی شادی شدہ ہے اور دوسری تھرڈ ائر کی طالبہ ہے۔

غلام مصطفیٰ محسن صاحب شہید جماعت احمدیہ کے خادم اور ایک پرجوش داعی الی اللہ تھے۔ کوئی نہ کوئی شخص ہر وقت ان کے زیر تبلیغ رہتا تھا۔ خدمت دین کی آپ کو لگن تھی۔ ہر دلعزیز شخصیت کے مالک تھے۔ کسی سے ذاتی دشمنی نہیں تھی مگر تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں ان کو کبھی کبھار دھمکیاں بھی ملتی رہتی تھیں۔ اسلئے اغلب خیال ہے کہ انہیں مذہبی دشمنی کی بنا پر شہید کیا گیا ہے۔

ان کے جسد خاکی کو ربوہ لایا گیا جہاں ۱۲/جنوری ۲۰۰۲ء کو مسجد مبارک میں بعد نماز فجر ان کا جنازہ مکرم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے پڑھایا۔ بعد ازاں قبرستان نمبر ایک میں ان کی تدفین عمل میں لائی گئی اور تدفین کے بعد مکرم خالد مسعود صاحب ناظر امور عامہ نے دعا کرائی۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ راہ مولیٰ میں شہید ہونے والے اس احمدی بھائی کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں اعلیٰ مقامات عطا فرمائے اور پسماندگان کی ہر طرح سے حفاظت فرمائے اور انہیں صبر جمیل عطا فرمائے۔

احمدیہ مسئلہ قومی اسمبلی میں
از صفحہ نمبر ۴

"یہ اجلاس مجلس دستور ساز سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اپنے اس اعلان کی روشنی میں مسلمان کی تعریف کرے۔"

اللہ وسایا صاحب سے ہمارا تیسرا سوال یہ ہے کہ ۳۰/جون ۱۹۷۴ء کو جو قرارداد حزب اختلاف کی طرف سے ۳۷/افراد کے دستخطوں سے پیش کی گئی اس میں آئین میں مسلمان کی تعریف کرنے کا مطالبہ کیوں ترک کردیا گیا؟

کیا اس کی وجہ یہ نہیں کہ اس بارے میں امام جماعت احمدیہ نے جو سات عدد تنقیحات وضع فرما دی تھیں ان کی روشنی میں ایسا کرنا ناممکن تھا اور انہوں نے آپ کے لئے کوئی راہِ فرار نہیں چھوڑی تھی۔ اور یہ ہو نہیں سکتا تھا کہ ان سوالات پر کوئی غور کرے اور مسلمان کی تعریف کے بارہ میں وہ رویہ نہ اپنائے جو جماعت احمدیہ نے تحریری بیان میں اختیار کیا، جو یہ تھا:۔

"دنیا بھر میں یہ ایک مسلّمہ امر ہے کہ کسی فرد یا گروہ کی نوع معین کرنے سے قبل اس نوع کی جامع و مانع تعریف کردی جاتی ہے جو ایک کسوٹی کا کام دیتی ہے اور جب تک وہ تعریف قائم رہے اِس بات کا فیصلہ آسان ہو جاتا ہے کہ کوئی فرد یا گروہ اس نوع میں داخل شمار کیا جاسکتا ہے یا نہیں۔ اس لحاظ سے ہمارا یہ مطالبہ ہے کہ اس مسئلے پر مزید غور سے قبل مسلمان کی ایک جامع و مانع متفق علیہ تعریف کی جائے جس پر نہ صرف مسلمانوں کے تمام فرقے متفق ہوں بلکہ ہر زمانے کے مسلمانوں کا اس تعریف پر اتفاق ہو۔ اس ضمن میں مندرجہ ذیل تنقیحات پر غور کرنا ضروری ہوگا۔

(الف)...... کیا کتاب اللہ یا آنحضرت ﷺ سے مسلمان کی کوئی تعریف ثابت ہے جس کا اطلاق خود آنحضرتؐ کے زمانے میں بلا استثناء کیا گیا ہو؟ اگر ہے تو وہ تعریف کیا ہے؟

(ب)...... کیا اس تعریف کو چھوڑ کر جو کتاب اللہ اور آنحضرتؐ نے فرمائی ہو اور خود آنحضورؐ کے زمانہ مبارک میں اس کا اطلاق ثابت ہو، کسی زمانہ میں بھی کوئی اور تعریف کرنا کسی کے لئے جائز قرار دیا جاسکتا ہے؟

(ج)...... مذکورہ بالا تعریف کے علاوہ مختلف زمانوں میں مختلف علماء یا فرقوں کی طرف سے اگر مسلمان کی کچھ دوسری تعریفات کی گئی ہیں تو وہ کونسی ہیں؟ اور اوّل الذکر شق میں بیان کردہ تعریف کے مقابل پر ان کی کیا شرعی حیثیت ہوگی؟

(د)...... حضرت ابو بکر صدیقؓ کے زمانہ میں فتنۂ ارتداد کے وقت کیا حضرت ابو بکر صدیقؓ یا آپؓ کے صحابہؓ نے یہ ضرورت محسوس فرمائی کہ آنحضورؐ کے زمانے میں رائج شدہ تعریف میں کوئی ترمیم کریں۔

(ر)...... کیا زمانۂ نبویؐ یا زمانۂ خلافت راشدہ میں کوئی ایسی مثال نظر آتی ہے کہ کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ کے اقرار کے اور دیگر چار ارکانِ اسلام یعنی نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج پر ایمان لانے کے باوجود کسی کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہو؟

(س)...... اگر اس بات کی اجازت ہے کہ پانچ ارکانِ اسلام پر ایمان لانے کے باوجود کسی کو قرآن کریم کی بعض آیات کی ایسی تشریح کرنے کی وجہ سے جو بعض دیگر فرقوں کے علماء کو قابلِ قبول نہ ہو، دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا جائے یا ایسا عقیدہ رکھنے کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج قرار دے دیا جائے جو بعض دیگر فرقوں کے نزدیک اسلام کے منافی ہے تو ایسی تشریحات اور عقائد کی تعیین بھی ضروری ہوگی تاکہ مسلمان کی مثبت تعریف میں یہ شق داخل کر دی جائے کہ پانچ ارکانِ اسلام کے باوجود اگر کسی فرقہ کے عقائد میں یہ یہ اُمور داخل ہوں تو وہ دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا جائے گا۔"

اس کے بعد محضر نامہ میں پر زور اپیل کی گئی تھی کہ:۔

"اگر حقیقتاً عقل اور انصاف کے تقاضوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے اسلام میں جماعت احمدیہ کی حیثیت پر غور فرمانا مقصود ہے یا اسلام میں آیت خاتم النبیین کی کسی تشریح کے قائل ہونے والے کسی فرد یا فرقہ کی حیثیت کا تعین کرنا مقصود ہے تو پھر ایسا پیمانہ تجویز کیا جائے جس میں ہر منافیٔ اسلام عقیدہ رکھنے والے کے کفر کو ماپا جاسکتا ہو اور اس پیمانہ میں جماعت احمدیہ کے لئے بہر حال کوئی گنجائش نہیں"۔

اور مزید یہ کہا گیا تھا کہ:۔

"جماعت احمدیہ کے نزدیک مسلمان کی صرف وہی تعریف قابل قبول اور قابل عمل ہو سکتی ہے جو قرآن عظیم سے قطعی طور پر ثابت ہو اور آنحضرت ﷺ سے قطعی طور پر مروی ہو اور آنحضرت ﷺ اور خلفائے راشدین کے زمانہ میں اُس پر عمل ثابت ہو۔ اس اصل سے ہٹ کر مسلمان کی تعریف کرنے کی جو بھی کوشش کی جائے گی وہ رخنوں اور خرابیوں سے مبرا نہیں ہوگی بالخصوص بعد کے زمانوں (جبکہ اسلام بٹتے بٹتے بہتر فرقوں میں تقسیم ہو گیا) میں کی جانے والی تمام تعریفیں اس لئے بھی ردّ کرنے کے قابل ہیں کہ اُن میں آپس میں تضاد پایا جاتا ہے اور بیک وقت اُن سب کو قبول کرنا ممکن نہیں اور کسی ایک کو اختیار کرنا اس لئے ممکن نہیں کہ اس طرح ایسا شخص دیگر تعریفوں کی رُو سے غیر مسلم قرار دیا جائے گا اور اس دلدل سے نکلنا کسی صورت میں ممکن نہیں رہے گا۔"

کیا یہ درست نہیں کہ ان تنقیحات اور بنیادی سوالات کا کوئی جواب بَن نہیں پڑا تو "مسلمان" کی تعریف کے مطالبے سے ہی دستبردار ہو گئے؟

## چوتھا سوال:

ہمارا چوتھا سوال یہ ہے کہ اللہ وسایا صاحب کی کتاب میں مسلمان کی تعریف کے بارے میں ان تنقیحات پر کوئی بحث یا جرح کیوں نہیں؟ کیا ان پر جرح کی ہی نہیں گئی؟ اگر جرح کی گئی تو اسے شائع کیوں نہیں کیا گیا؟

یہ ہو نہیں سکتا کہ ان پر جرح کر کے، بقول اللہ وسایا صاحب، مرزا ناصر احمد صاحب کو "چاروں شانے چت" گرایا ہو اور اللہ وسایا صاحب یہ کارنامہ عوام کے سامنے نہ لائیں۔

انہوں نے راہِ فرار اختیار کر کے خدا اور اس کے رسول کے ارشادات سے روگردانی کی ہے۔

اس سوال پر جماعت احمدیہ کے محضر نامہ کا متعلقہ حصہ اہلِ نظر کے لئے ایک پڑھنے کی چیز ہے۔

(باقی اگلے شمارہ میں)

بقیہ: رپورٹ جلسہ سالانہ نائجیریا
از صفحہ ۱۶

## تیسرا دن

## اختتامی اجلاس

جلسہ کا اختتامی اجلاس محترم امیر صاحب کی زیرِ صدارت ہوا جس میں تلاوت قرآن کریم عبدالکریم صاحب نے اور نظم عبد المجید جلیل صاحب نے پیش کی اور بعد ازاں انگریزی ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ اور پھر محترم امیر صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا اور دعا کروائی۔ امیر صاحب نے اپنی تقریر کے آخر پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی کے لئے دعا کی تحریک کی۔ اس کے علاوہ افسر جلسہ سالانہ اور تمام کارکنان انصار، خدام اور مستورات کے لئے بھی دعا کی درخواست کی جنہوں نے اس جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے نہایت محنت اور لگن سے کام کیا۔

## خوش کن پہلو

جلسہ سے بہت پہلے یہاں کے اخبارت، ریڈیو اور ٹیلیویژن نے جلسہ کے بارہ میں اعلانات دینے شروع کردیئے تھے جس کے بعد جلسہ کی کاروائی بھی ریڈیو اور ٹیلیویژن نے نشر کی۔ اس طرح کثیر تعداد تک جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچا۔

اس جلسہ میں ۷ چیفس اور ۱۰ آئمہ مساجد نے بھی شرکت کی۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ تمام شرکاء کو جلسہ کی برکات سے دائمی حصہ عطا فرمائے اور جماعت کا قدم ہمیشہ ترقی کی طرف بڑھتا رہے۔

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)

## اطلاع

☆...... احباب کو یہ معلوم کر کے خوشی ہوگی کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے مارچ ۲۰۰۲ء کے آغاز سے ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا انٹرنیٹ ایڈیشن اب جماعت کی مرکزی ویب سائٹ:

www.alislam.org

پر مہیا ہے۔

اس میں الفضل انٹرنیشنل کے پرانے شماروں سے ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام، خطبات جمعہ، اہم خطابات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، منظوم کلام، اہم مضامین، حاصل مطالعہ اور الفضل ڈائجسٹ وغیرہ کا انتخاب دیا جا رہا ہے۔ امید ہے احباب نہ صرف اس سے خود استفادہ کریں گے بلکہ اپنے دوستوں اور غیر از جماعت احباب کو بھی اس ویب سائٹ سے استفادہ کی تحریک کریں گے۔

☆......اسی طرح احباب کو یہ معلوم کر کے بھی خوشی ہوگی کہ جماعت احمدیہ امریکہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی جملہ کتب روحانی خزائن کا مکمل سیٹ یعنی ۲۳ جلدیں، ملفوظات کی ۱۰ جلدیں اور اشتہارات کی تینوں جلدیں کل ۳۶ کتب دو عدد CDs پر مہیا کردی ہیں۔ خواہشمند حضرات جماعت کی ویب سائٹ:

www.alislam.org

پر رابطہ کر کے براہ راست ان CDs کے لئے آرڈر دے کر منگوا سکتے ہیں۔ ہر دو CDs کی قیمت صرف بیس امریکن ڈالر ہے۔

امید ہے احباب اس نہایت بیش قیمت علمی اور روحانی خزانہ سے ضرور فائدہ اٹھائیں گے۔

جلسہ سالانہ نائجیریا میں شریک بعض معزز مہمان

# مجلس خدام الاحمدیہ بورکینا فاسو (مغربی افریقہ) کے
## دوسرے سالانہ اجتماع کا شاندار اور بابرکت انعقاد

سینکڑوں کلو میٹر کا پیدل اور سائیکل سفر کر کے دور دراز کے علاقوں سے خدام کی اجتماع میں شمولیت۔ علمی و رزشی مقابلہ جات، خوبصورت نمائش، نیشنل ٹی وی اور اخبارات میں کوریج

(رپورٹ محمد اکرم محمود ۔ مبلغ سلسلہ بورکینا فاسو)

خداتعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ بورکینا فاسو کا دوسرا کامیاب سالانہ اجتماع مورخہ ۵، ۶ اور ۷ ؍اکتوبر ۲۰۰۱ء کو جماعتی زمین واقعہ سمگاندہ واگاڈوگو (Ouagadougo) میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ (الحمدللہ علی ذلک)۔
اس اجتماع کی تیاری کے سلسلہ میں آٹھ مختلف ریجنز میں اجتماعات منعقد کئے گئے جن میں تین ہزار پانچ سو (۳۵۰۰) خدام نے حصہ لیا اور دور دراز سے سائیکلوں پر سفر کر کے ان میں شامل ہوئے۔

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ بورکینا فاسو کے موقع پر مقابلہ فٹ بال کا ایک منظر

کل ۹۶ مجالس کے ۷۰۹ خدام نے اس اجتماع میں شرکت کی۔ ریجن تنگودوگو (Tenkodougo) کے ۱۲۵ خدام نے ۱۹۰ کلو میٹر کا فاصلہ سائیکلوں پر طے کیا۔ ریجن ددگو (Didgou) کے ۵۵ خدام نے ۲۳۰ کلو میٹر کا فاصلہ سائیکلوں پر طے کیا۔ ریجن وایوگیا (Ouahigouya) کے ۴۵ خدام نے ۱۸۰ کلو میٹر کا فاصلہ سائیکلوں پر طے کیا۔ ریجن ڈوری (Dori) اور کایا (Kaya) کے ۷۰ خدام نے ۲۸۰ کلو میٹر کا فاصلہ سائیکلوں پر طے کیا۔ ریجن واگاڈوگو (Ouagadougo) کے ۳۹ خدام نے ۱۸۰ کلو میٹر کا فاصلہ سائیکلوں پر طے کیا۔
اسی طرح کل ۳۳۴ خدام پیدل ۱۹۰ کلو میٹر کا سفر طے کر کے اجتماع میں شامل ہوئے۔ اور ریجن تنکوڈوگو سے سات خدام پیدل ۱۹۰ کلو میٹر کا سفر طے کر کے اجتماع میں شامل ہوئے۔ ریجن بوبو (Bobo) سے ۱۰ خدام پیدل ۳۶۵ کلو میٹر کا سفر طے کر کے اجتماع میں شامل ہوئے۔ اجتماع کے موقعہ پر ۷۵ خدام نے سرکاری ہسپتال کے لئے خون کا عطیہ دیا۔ ایک خوبصورت نمائش کا اہتمام کیا گیا۔ نیشنل ٹی وی اور دو اخبارات نے تفصیلی ذکر کیا۔ آئیوری کوسٹ سے تین معزز مہمانوں نے شرکت کی۔
اطفال کا علیحدہ اجتماع کیا گیا جس میں ۳۲ اطفال نے شرکت کی۔ سالانہ اجتماع میں شرکت کرنے کے لئے دور دراز علاقوں سے ۳۳۴ خدام سائیکلوں پر تشریف لائے اور اکثر خدام اجتماع سے تین دن قبل ہی اپنے گھروں سے روانہ ہوئے۔ ہر ریجن سے خدام مختلف گروپوں کی شکل میں سفر پر روانہ ہوئے۔ سفر کے دوران خدام سفید رنگ کی ٹی شرٹ پہنے ہوئے تھے جس پر نیلے رنگ سے کلمہ طیبہ اور فرنچ زبان میں "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں" اور "جماعت احمدیہ بورکینا فاسو" کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ راستے میں خدام نعرہ تکبیر اللہ اکبر اور تسبیح و تحمید کے ترانے گاتے رہے اور لوگوں کی توجہ کا مرکز بنے رہے۔ مختلف ریجنز سے آنے والے خدام نے ۳۵۰ کلو میٹر سے ۱۵۰ کلو میٹر تک کا فاصلہ سائیکلوں پر طے کیا۔ رستے میں نگران مشنریز اور قائدین خورونوش کا اہتمام کرتے رہے۔ اس طرح اجتماع میں شرکت کے لئے بوبو جلاسو کے دس خدام نے ۳۶۵ کلو میٹر کا فاصلہ سات دنوں میں اور تنکوڈوگو کے سات خدام نے ۱۹۰ کلو میٹر کا فاصلہ چار دنوں میں پیدل طے کر کے اجتماع میں شرکت کی۔ بسوں اور کاروں پر آنے والے دیگر خدام کی تعداد ۳۵۸ رہی۔ اس طرح کل ۷۰۹ خدام اس اجتماع میں شامل ہوئے۔

### مقام اجتماع

مقام اجتماع کی تیاری کے سلسلہ میں آٹھ دفعہ وقار عمل کیا گیا جس میں چار صد سے زائد خدام نے شرکت کی اور بھرپور تعاون اور ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ اجتماع کے دن مقام اجتماع کو نہایت خوبصورت جھنڈیوں اور بینرز سے سجایا گیا۔ مین گیٹ کے ساتھ دفتر معلومات بنایا گیا جہاں پر چوبیس گھنٹے خدام ڈیوٹی پر رہے اور مہمانوں کی راہنمائی کرتے رہے۔ مین گیٹ سے داخل ہوتے ہی سامنے ایک خوبصورت اور پرکشش نمائش کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں سلسلہ کا لٹریچر اور مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کو بڑی خوبصورتی سے سجایا گیا۔
اس کے ساتھ ہی تصاویر کی نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا جس میں ایک بورڈ پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے صحابہ کی تصاویر تھیں جبکہ دوسرے بورڈ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے دورہ افریقہ کی تصاویر کو خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ مختلف ریجنز میں ہونے والے اجتماعات کی تصاویر کو بھی بورڈ پر چسپاں کیا گیا جو کہ خدام کی دلچسپی کا باعث رہی۔ کثرت سے خدام نے کتب خریدیں۔

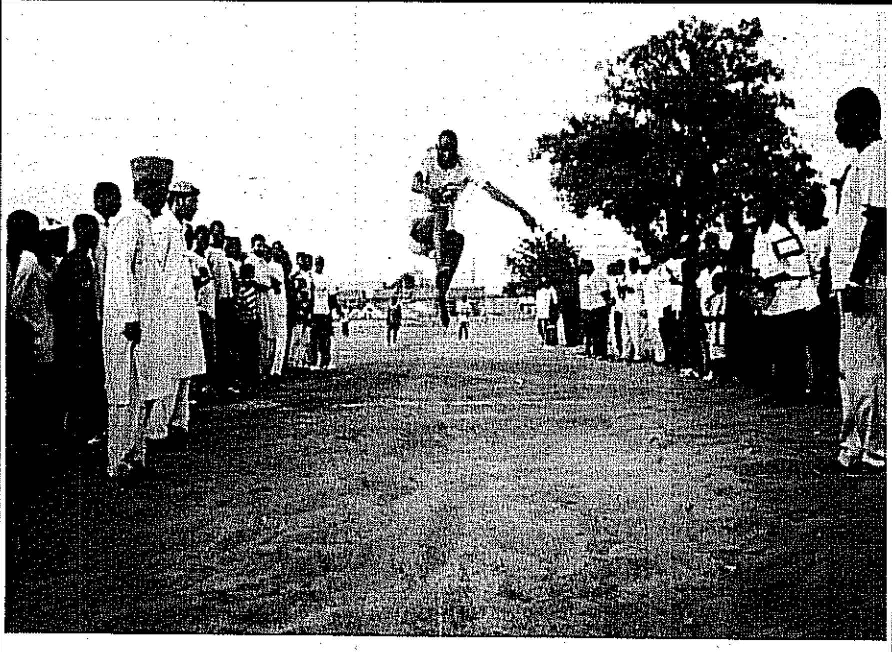

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ بورکینا فاسو کے موقع پر لانگ جمپ کا ایک منظر

چونکہ یہ نمائش مین گیٹ کے سامنے تھی اس لئے باہر سے گزرنے والے غیر از جماعت دوست بھی بے اختیار اس نمائش کو دیکھنے چلے آتے۔ اس طرح یہ نمائش جماعت کا تعارف اور خدام کی معلومات کے ازدیاد کا باعث رہی۔
مین گیٹ کے بائیں جانب مختلف اشیاء خورونوش کے اسٹال لگائے گئے تھے جس میں بوتل، پانی، شکر کندی، مچھلی اور سینڈوچ وغیرہ رکھے گئے تھے۔ مقام اجتماع میں خدام کی راہنمائی کے لئے جگہ جگہ سائن بورڈ نصب کئے گئے تھے۔ مرکزی پنڈال تک راستے کے دونوں اطراف میں خوبصورت جھنڈیاں لگائی گئی تھیں اور ایک خوبصورت دروازہ بنایا گیا جس پر فرنچ زبان میں "قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر ممکن نہیں" لکھا تھا۔ جس کو روشنیوں سے سجایا گیا تھا۔ مقام اجتماع میں اسٹیج بنایا گیا اور تمام جگہ پر شامیانے لگائے گئے تاکہ خدام دھوپ اور بارش سے محفوظ رہیں۔ اس کے ساتھ ہی فٹبال گراؤنڈ بھی بنایا گیا۔
اس اجتماع کا پروگرام اور دعوت نامے ہفتہ پہلے ہی پرنٹ کر کے ریجنز کو پہنچا دیئے گئے تھے۔ پروگرام کے مطابق مورخہ ۵؍اکتوبر بروز جمعہ تمام خدام نے نماز جمعہ مقام اجتماع میں ادا کی۔ پھر تمام خدام کو رجسٹریشن کارڈ جاری کئے گئے جس پر نام اور ریجن لکھے گئے تھے۔

### پہلا روز

اجتماع کا افتتاح مکرم کابورے سلیمان صاحب صدر صاحب خدام الاحمدیہ بورکینا فاسو نے ساڑھے چار بجے خدام الاحمدیہ کا جھنڈا لہرا کر دعا کے ساتھ کیا جبکہ مکرم محمود ناصر ثاقب صاحب امیر و مشنری انچارج بورکینا فاسو پانچ بجے مقام اجتماع میں تشریف لائے تو خدام نے نعرہ تکبیر، اللہ اکبر، مجلس خدام الاحمدیہ بورکینا فاسو زندہ باد وغیرہ کے نعرے لگا کر استقبال کیا۔ تمام خدام مخصوص کالی ٹوپیاں


**fozman foods**

*BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS*

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 - 8553 3611



**THOMPSON & CO SOLICITORS**

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,
Wills & Probate, Criminal Litigation.

Contact:
Anas A.Khan, John Thompson
Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

پہنے ہوئے تھے۔

تلاوت اور نظم کے بعد تمام خدام نے خدام الاحمدیہ کا عہد دہرایا۔ پھر مکرم امیر صاحب نے خدام سے خطاب فرمایا جس میں انہیں ایثار وقربانی کا جذبہ پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ پہلے سیشن کے بعد علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا جس میں ہر ریجن سے تین تین خدام نے حصہ لیا اور پانچ مقابلہ جات کروائے گئے جن میں تلاوت، اذان، تقریر، فی البدیہہ تقریر اور سوال وجواب شامل ہیں۔ سوال وجواب کے مقابلہ کے لئے پہلے ہی سے سوال وجواب تیار کر کے ہر ریجن میں بھجوا دیئے گئے تھے تاکہ خدام بہتر تیاری کر سکیں اور جماعتی تعارف کو ذہن نشین کر سکیں۔ اجتماع کے پہلے روز دو علمی مقابلہ جات کروائے گئے جو کہ رات ساڑھے گیارہ بجے تک جاری رہے جبکہ باقی تین مقابلے دوسرے روز کروائے گئے۔

## دوسرا روز

دوسرے روز کا آغاز نماز تہجد اور نماز فجر سے ہوا جس کے بعد مکرم عمر معاذ صاحب مبلغ آئیوری کوسٹ نے اطاعت و فرمانبرداری کے موضوع پر درس دیا جس کے بعد ورزشی مقابلہ جات کا آغاز ہوا جس میں فٹبال، رسہ کشی، تین ٹانگ کی دوڑ، ایک سو اور چار سو میٹر کی دوڑ کے مقابلے کروائے گئے۔ فٹ بال میچ اور رسہ کشی کے مقابلہ کے لئے چھوٹے ریجنز کو بڑے ریجنز کے ساتھ ملا کر چھ ٹیمیں بنائی گئیں۔

یہ مقابلہ جات ساڑھے گیارہ بجے تک جاری رہے جس کے بعد کھانا تقسیم کیا گیا۔ خدام میں دلچسپی اور مقابلہ کی روح پیدا کرنے کے لئے اجتماع

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ بورکینا فاسو کے موقع پر رسہ کشی کے مقابلہ کا ایک منظر

میں خاص طور پر ایک سکور بورڈ لگایا گیا جس میں ترتیب وار اول، دوم اور سوم کے لئے ۶، ۴، اور ۲ نمبر مقرر کئے گئے اور جوں جوں رزلٹ آتا سکور بورڈ پر لگا دیا جاتا۔ بورڈ پر ہر ریجن کو دیئے گئے مخصوص رنگ میں لکھا گیا اور ترتیب وار مقابلوں کے نام لکھے گئے اس طرح خدام کو اپنے ریجن کی پوزیشن کا پتہ چلتا رہا اور خدام نہایت دلچسپی سے اپنے حاصل کردہ نمبروں کو دیکھتے اور دوسرے ریجن سے آگے بڑھنے کے لئے اگلے مقابلہ میں مزید کوشش اور ہمت سے کام لیتے کیونکہ زیادہ نمبر حاصل کرنے والے ریجن کے لئے ٹرافی رکھی گئی تھی۔ فٹ بال

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ بورکینا فاسو کے موقع پر دوگو ریجن کے خدام فٹ بال میچ جیتنے کی خوشی میں اپنے ریجنل مشنری مکرم شکیل احمد صاحب کو اٹھائے ہوئے ہیں

میچ کے وقت تمام کھلاڑیوں نے اپنے ریجن کو دیئے گئے مخصوص کلر میں ٹی شرٹ پہنے ہوئے تھے جو کہ سرخ، سبز، نیلے، کالے اور پیلے رنگ کی تھیں۔ شرٹس پر دنیا کا نقشہ، منارۃ المسیح اور کلمہ طیبہ لکھا ہوا تھا۔

ابتدائی مقابلوں کے بعد بارہ بجے دوسرے سیشن کا آغاز ہوا جس کی صدارت محترم عثمانا احمدو صاحب، نائب امیر بورکینا فاسو نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد "خدام الاحمدیہ کا کردار جماعت احمدیہ میں" کے موضوع پر بشارت احمد نوید صاحب ریجنل مشنری بوبو نے کی اور خدام کو اس تنظیم کے اغراض ومقاصد سے آگاہ کیا۔ دوسرے سیشن کے اختتام پر نماز ظہر وعصر ادا کی گئیں اور تمام خدام اپنے اپنے خیموں میں کھانا کھانے چلے گئے۔

دوپہر تین بجے فٹ بال اور رسہ کشی کے سیمی فائنل کروائے گئے۔ ان مقابلہ جات کے بعد شام ساڑھے چھ بجے نماز مغرب وعشاء ادا کی گئیں جس کے بعد علمی مقابلہ جات کروائے گئے۔

## تیسرا روز

اجتماع کے تیسرے روز کا آغاز بھی حسب روایت باجماعت نماز تہجد اور نماز فجر سے ہوا جس کے بعد مکرم ابو بکر سناگو صاحب، لوکل مشنری نے درس دیا۔

چھ بجے فٹ بال کے فائنل میچ کا آغاز ہوا جس میں پہلے سوئم پوزیشن کے لئے ریجن دوگو (Dedougou) اور تنکودوگو (Tenkodogo) کے درمیان مقابلہ ہوا جو کہ انتہائی دلچسپ رہا جو کہ دوگو ریجن نے Panalties پر جیت لیا۔ اس کے بعد فائنل مقابلہ واگا (Ouaga) اور Bobo کے درمیان ہوا جو کہ واگا نے ایک مشکل مقابلہ کے بعد جیت لیا۔ فٹ بال کے مقابلوں کے بعد رسہ کشی کے فائنل کروائے گئے جس میں ریجن ددگو اول اور وایوگویا دوم رہا۔ ان مقابلہ جات کے بعد ساڑھے بارہ بجے اختتامی تقریب ہوئی۔

اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی محترم محمود ناصر ثاقب صاحب امیر و مشنری انچارج برکینا فاسو تھے۔ تلاوت و نظم کے بعد محترم کابورے سلیمان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے اجتماع کی رپورٹ پیش کی۔ جس کے بعد محترم وورگو عبدالحئی صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ آئیوری کوسٹ نے اپنے جذبات کا اظہار کیا اور اجتماع کی کامیابی پر مبارک دی۔ جس کے بعد تقریب تقسیم انعامات ہوئی جس میں زیادہ نمبر حاصل کرنے والے ریجن ددوگو (Dedougou) کو جس نے ۳۴ نمبر حاصل کئے، ٹرافی دی گئی جبکہ واگا ریجن جس نے ۳۲ نمبر حاصل کئے دوسرے نمبر پر رہا۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے خطاب فرمایا اور خدام کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

خدام کے اجتماع کے ساتھ ساتھ اطفال کا بھی علیحدہ اجتماع کیا گیا جس میں تلاوت اور اذان وغیرہ کے مقابلے کروائے گئے۔ اطفال کی کل حاضری ۲۳ رہی۔

اس اجتماع کی ایک خاص بات یہ ہے کہ قیام وطعام کا انتظام ہر ریجن نے خود کیا۔ اجتماع سے پہلے ہی ریجنز نے خیمے وغیرہ تیار کروا لئے تھے اور اجتماع کے روز ہر ریجن کے خدام نے اپنی رہائش کو خوبصورتی سے سجایا اور ساتھ ہی ساتھ ہر ریجن کو ان کی تعداد کے مطابق کھانے کا سامان مہیا کر دیا گیا جس کو خدام خود مل کر پکاتے۔ اجتماع کی اختتامی دعا کے بعد تمام خدام تسبیح و تحمید اور شکر کے ترانے گاتے ہوئے اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوئے۔

اس اجتماع میں شرکت کے لئے تین معزز مہمان آئیوری کوسٹ سے تشریف لائے جن میں مکرم عمر معاذ صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم وورا گو عبدالحئی صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ آئیوری کوسٹ شامل ہیں۔ اس اجتماع کا نیشنل ٹیلیویژن (TNB) نے تین بار اپنی خبروں میں ذکر کیا اور اجتماع کے مختلف Events بھی دکھائے جبکہ دو اخبارات نے اس اجتماع کا تفصیلی ذکر کیا اور تصاویر شائع کیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ دوسرا سالانہ اجتماع بہت سی برکتیں لے کر آیا اور بڑی کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان اجتماعات کو مزید ترقیات سے نوازے اور ان میں شامل ہونے والوں کے ایمان اور اخلاص میں برکت عطا فرمائے اور یہ احمدیت کا قیمتی سرمایہ ثابت ہوں۔ آمین

---

**واقفین نو کے گھروں میں**
**کبھی ایسی بات نہیں کرنی چاہئے**
**جس سے**
**نظام جماعت کی تخفیف ہوتی ہو**

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"اپنے گھروں میں کبھی ایسی بات نہیں کرنی چاہئے جس سے نظام جماعت کی تخفیف ہوتی ہو یا کسی عہدیدار کے خلاف شکوہ ہو۔ وہ شکوہ اگر سچا بھی ہے پھر بھی اگر آپ نے اپنے گھر میں کیا تو آپ کے بچے ہمیشہ کے لئے اس سے زخمی ہو جائیں گے۔ آپ تو شکوہ کرنے کے باوجود اپنے ایمان کی حفاظت کر سکتے ہیں لیکن آپ کے بچے زیادہ گہرا زخم محسوس کریں گے۔ یہ ایسا زخم ہوا کرتا ہے کہ جس کو لگتا ہے اس کو کم لگتا ہے، جو قریب کا دیکھنے والا ہے اس کو زیادہ لگتا ہے۔ اس لئے اکثر وہ لوگ جو نظام جماعت پر تبصرے کرنے میں بے احتیاطی کرتے ہیں ان کی اولادوں کو کم وبیش ضرور نقصان پہنچتا ہے اور بعض ہمیشہ کے لئے ضائع ہو جاتی ہیں۔ واقفین بچوں کو نہ صرف اس لحاظ سے بتانا چاہئے بلکہ یہ بھی سمجھانا چاہئے کہ اگر تمہیں کسی سے شکایت ہے خواہ تمہاری توقعات اس کے متعلق کتنی ہی عظیم کیوں نہ ہوں، اس کے نتیجہ میں تمہیں اپنے نفس کو ضائع نہیں کرنا چاہئے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰/فروری ۱۹۸۹ء)

# الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:
AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

## حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے بعض نمایاں شمائل کا تذکرہ اور آخری علالت کے حالات آپؓ کے فرزند محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کے قلم سے روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۹ اور ۲۱ رمئی ۲۰۰۱ء کی زینت ہیں اور ایک پرانی اشاعت سے منقول ہیں۔

مضمون نگار رقمطراز ہیں کہ اباجان کی آخری بیماری کا آغاز جون ۱۹۶۳ء میں ہوا جب آپؓ نگران بورڈ کے ایک اجلاس کی صدارت فرمارہے تھے۔ ناسازی طبع کے باوجود آپؓ نے کئی گھنٹے تک اجلاس کو جاری رکھا۔ مَیں نے لاہور سے ڈاکٹروں کو ربوہ بھجوایا جن کی تشخیص کے مطابق دل کی تکلیف، ذیابیطس اور بلڈ پریشر کے علاوہ پراسٹیٹ کی تکلیف بھی معلوم دیتی تھی اور کمزوری اور دیگر بیماریوں کے باعث آپریشن ہونا بھی ممکن نہ تھا۔ جون کے آخر میں آپؓ لاہور تشریف لے آئے تاکہ علاج کے بارہ میں مزید مشورہ ہوسکے۔

چند ماہ سے آپؓ کو متعدد منذر خوابیں اپنی وفات کے متعلق آرہی تھیں جن کی تفصیل نہیں بتاتے تھے اور ہمیں دریافت کرنے کی ہمت بھی نہیں تھی۔ ڈاکٹر تسلی دیتے تھے۔ مَیں نے ڈاکٹروں کی رائے آپؓ کو بتائی تو فرمایا: "ڈاکٹروں کی رائے پر نہ جانا"۔ پھر ڈاکٹری مشورہ پر آپؓ مری چلے گئے لیکن منذر خواب دیکھنے کی وجہ سے پروگرام سے پہلے واپس لاہور تشریف لائے۔ ۲۴ راگست کو فرمایا: "اب تو چل چلاؤ ہی ہے"۔ میری بہن نے تفصیل پوچھنا چاہی تو فرمایا کہ تفصیل اس لئے نہیں بتلاتا کہ تم لوگ گھبرا جاؤ گے۔ پھر ایک بزرگ کے نام خط میں یہ تحریر فرمایا کہ آپؓ کی زبان پر حضرت مسیح موعودؑ کا یہ شعر جاری ہوا ہے

بھر گیا باغ اب تو پھولوں سے
آؤ بلبل چلیں کہ وقت آیا

جون میں جب آپؓ کو ربوہ سے لاہور لے جایا گیا تو آپؓ نے اپنی تجہیز و تکفین کے لئے علیحدہ رقم گھر میں دیدی اور پھر لاہور سے مزید رقم یہ کہہ کر والدہ کو ارسال کی کہ میری وفات پر دوست آئیں گے، گھر کے عام دنوں کے خرچ سے زیادہ اخراجات ہوں گے، اس لئے بھجوا رہا ہوں۔

پھر ایک روز کسی کو ایسا خط لکھوایا جو ایک قسم کا الوداعی خط تھا۔ اسی طرح بیرون ملک سے آنے والے ایک خط کے جواب میں لکھوایا کہ آپ اکتوبر میں پاکستان آئیں گے لیکن اکتوبر میں تو مَیں یہاں نہیں ہوں گا۔

انگلستان کے ایک ماہر ڈاکٹر پاکستان آئے تو اُن کو بھی دکھایا۔ انہوں نے بھی تسلی دی کہ چھ ہفتے میں آپؓ اپنا معمول کا کام کرسکیں گے اور کوئی وجہ نہیں کہ مزید کئی سال تک باحیات نہ رہیں۔ اُس ڈاکٹر نے بعد میں مجھے بتایا کہ آپؓ توراۃ میں مذکورہ انبیاء کی مانند معلوم ہوتے ہیں۔

اگرچہ ڈاکٹروں کی رائے سے میری طبیعت کچھ مطمئن ہوگئی لیکن اگلے چند روز میں یہ بات ثابت ہوگئی کہ وہی بات درست تھی جس کی اطلاع اللہ تعالیٰ آپؓ کو خوابوں کے ذریعہ دے چکا تھا۔ چنانچہ ایک ہفتے کے اندر ہی نمونیہ کا حملہ ہوا اور پھر ڈاکٹروں کی کوئی کوشش کامیاب نہ ہوسکی۔ آخری دو تین روز غنودگی میں ہی گزرے۔ میری بیوی بتلاتی ہیں کہ آپؓ کی زبان پر اکثر دعائیہ فقرات جاری تھے۔ ایک وقت میں ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کسی سے عربی میں لمبی گفتگو کررہے ہیں۔

مجھ سے آخری ملاقات ۳۱ راگست کو غنودگی سے پہلے ہوئی اور آپؓ نے مجھے دیکھ کر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: "مظفر تم آگئے"۔ میرا کراچی جانے کا پروگرام بھی تھا۔ آپؓ کے دریافت کرنے پر مَیں نے بتایا کہ اب نہیں جارہا۔ اس پر فرمایا: "یہ بڑا اچھا فیصلہ ہے"۔ اور پھر یہ فقرہ دہرایا۔

۲ رستمبر کو مغرب کی نماز کے وقت آپؓ کی وفات ہوگئی۔ اُسی وقت ربوہ اطلاع کردی گئی لیکن حضرت مصلح موعودؓ کو عمداً اگلے روز صبح بتایا گیا۔ حضورؓ کو بے حد صدمہ ہوا اور بہت ضبط فرماتے رہے۔ اپنے بچپن کے واقعات کا ذکر فرماتے رہے کہ جب اباجان چھوٹے تھے اور حضرت مسیح موعودؑ کو "تُو" کہہ کر پکارتے تھے تو ایک احمدی دوست نے انہیں ڈانٹا۔ حضرت اقدسؑ کو علم ہوا تو فرمایا: "اسے "تُو" کہنے دو، مجھے اس کے منہ سے اچھا لگتا ہے"۔

تدفین سے قبل حضورؓ سے دریافت کیا گیا کہ چہرہ دیکھنا پسند فرمائیں گے تو فرمایا: "مجھے اب برداشت کی طاقت نہیں"۔

اباجان کی زندگی کا جو سب سے گہرا اثر مجھ پر ہے وہ یہ کہ آپؓ گھر کی مجالس میں آنحضور ﷺ اور حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی کے واقعات بیان فرماتے تھے۔ سینکڑوں مرتبہ ایسا ہوا اور مجھے یاد نہیں کہ کبھی ایک مرتبہ بھی اس ذکر پر آپؓ آبدیدہ نہ ہوئے ہوں۔

حضرت مصلح موعودؓ سے بہت محبت اور کمال اطاعت کا تعلق تھا۔ ایک مرتبہ حضورؓ میرے ایک بھائی سے ناراض ہوگئے تو اباجان نے ہم سب کو مشورہ کیلئے اکٹھا کیا۔ مَیں نے آپؓ کو پہلی بار روتے ہوئے اُس مجلس میں دیکھا۔ پھر اگرچہ آپؓ نے خود حضورؓ کی خدمت میں کوئی درخواست نہ دی تاکہ انتظامی اور جماعتی معاملات میں مداخلت نہ تصور ہو۔ البتہ میرے بھائی کو بار بار تلقین کرتے کہ حضورؓ سے معافی کی استدعا کرتے رہو۔ خود بھی دعا کرتے اور بعض بزرگوں کو بھی دعا کے لئے لکھتے رہے۔

حضورؓ کا اباجان سے بہت شفقت کا سلوک تھا۔ اہم کاغذات اور خصوصاً وہ تحریریں جو گورنمنٹ کو جانی ہوتی تھیں، اُن کے مسودات اباجان کو بھی دکھاتے۔ اہم فیصلہ جات اور سکیموں پر عملدرآمد کا کام اکثر آپؓ کے سپرد کرکے مطمئن ہوجاتے۔

حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ (المعروف حضرت اماں جانؓ) کا بھی اباجان بہت احترام کرتے تھے۔ قادیان میں آپؓ کا معمول تھا کہ مغرب کے بعد سیدھے اماں جان کے گھر جاتے اور کھانا وہیں کھاتے تھے۔ برادرم مرزا ناصر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثالثؒ) بھی وہاں ہوتے تھے، مَیں بھی اور بعض دفعہ دیگر عزیز بھی شامل ہوجاتے تھے۔ حضرت مصلح موعودؓ بھی گھر جاتے ہوئے راستہ میں ٹھہر جایا کرتے تھے اور بیٹھتے کم تھے بلکہ صحن یا کمرہ میں جہاں کھانے کا انتظام ہو، ٹہلتے رہتے تھے اور گفتگو فرماتے جاتے تھے۔ اماں جان اکثر کھانے کی پلیٹ لے کر آتیں اور اباجان کو آواز دے کر کہتیں کہ تمہارے لئے لائی ہوں۔ کبھی صرف میاں کہہ کر بلاتیں، کبھی میاں بشیر اور کبھی صرف "بشریٰ"۔ اسی محبت کی یاد میں اباجان نے ربوہ میں اپنے مکان کا نام "البشریٰ" رکھا۔

اباجان کی الماری میں ایک چھوٹا سا اٹیچی کیس تھا جسے وصیت کے مطابق آپؓ کی وفات کے بعد مَیں نے کھولا۔ اس میں دیگر کاغذات کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض دستی لکھے ہوئے خطوط اور چند لفافوں میں کچھ روپے پڑے تھے جو حضرت اماں جانؓ نے بطور عیدی اباجان کو دیئے تھے اور آپؓ نے تبرکاً اُنہیں محفوظ رکھا ہوا تھا۔ بعض ہندوستانی نوٹ بھی تھے جن کو رکھنے کیلئے آپؓ نے اسٹیٹ بنک سے اجازت نامہ لے رکھا تھا۔

ہجرت کے بعد جب اباجان ابھی قادیان میں تھے تو ان خبروں کے آنے پر کہ حکام کسی نہ کسی بہانے آپؓ کو قید کرنا چاہتے ہیں، حضورؓ نے آپؓ کو پاکستان آنے کا حکم دیا۔ بڑے مخدوش حالات میں جب آپؓ لاہور پہنچے تو حضورؓ نے سجدہ شکر کیا اور ننگے پاؤں شوق سے اباجان کا ہاتھ پکڑ کر حضرت اماں جانؓ کے پاس لائے اور فرمایا: لیں اماں جان! آپ کا بیٹا آگیا ہے۔

احمدیت کے مستقبل کے متعلق اباجان کو ایسا یقین کامل تھا کہ اکثر مختلف حوالوں سے اس کا ذکر فرمایا کرتے تھے۔ نظام جماعت کا بہت احترام تھا۔ آپکے عمر بھر کے ایک دوست سے ایک بار حضرت مصلح موعود ناراض ہوگئے۔ اُس دوست نے جب آپؓ سے ملنے کی خواہش ظاہر کی تو آپؓ نے فرمایا کہ پہلے حضرت صاحب سے معافی لو، پھر ملوں گا۔

آپ بہت شفیق انسان تھے۔ ہمدردی سے لوگوں کے مسائل کو حل فرماتے۔ اپنے بچوں کو بھی نصیحت فرماتے کہ نافع الناس وجود بنیں۔ تعزیت کے لئے آنے والوں میں ایک غیراز جماعت بھی تھے۔ انہوں نے بتایا کہ مَیں کسی مقدمہ میں ماخوذ تھا اور کسی تعارف کے بغیر آپؓ کے دروازہ پر ربوہ چلا آیا۔ آپؓ نے اندر سے پیغام بھجوایا کہ میری طبیعت اچھی نہیں۔ لیکن مَیں نے ملنے کے لئے اصرار کیا تو تھوڑی دیر بعد آپؓ شدید تکلیف کی حالت میں اس طرح تشریف لائے کہ دونوں ہاتھوں سے دیوار کا سہارا لیا ہوا تھا۔ پھر برآمدہ میں بیٹھ کر میری ساری بات سنی اور تسلی دی۔ ایک غیر معروف شخص کی خاطر اس طرح چلے آنا، آپؓ کی ہمدردی اور بنی نوع انسان کی خدمت کی ایک مثال ہے۔

آپؓ مجسم دعا تھے، اپنے بچوں کے دوستوں کے لئے ایسے دعا کرتے جیسے اپنے بچوں کیلئے کرتے۔ ہم بچے جب جلسہ وغیرہ پر جاتے تو بہت اہتمام سے ہمارا خیال رکھتے کہ ہمیں شرم آتی۔ فرمایا کرتے کہ بچوں کی تربیت کے معاملہ میں میرا وہی طریق ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کا تھا، مَیں انہیں نصیحت کرتا رہتا ہوں لیکن اصل سہارا خدا کی ذات ہے جس کے آگے جھک کر دعاگو رہتا ہوں۔

جب بھی نصیحت فرماتے تو یہ بات ملحوظ رکھتے کہ اس میں سبکی کا پہلو نہ ہو اور کسی کی خفت نہ ہو۔ اگر کوئی حرکت پسند نہ آتی تو اکثر تفصیل سے خط لکھتے اور نصیحت فرماتے۔ فرمایا کرتے کہ دنیوی زندگی کا حصہ ایک ثانوی حیثیت سے زیادہ اہمیت حاصل نہ کرے۔ ہماری والدہ کی سات سالہ بیماری میں بہت خدمت کی توفیق پائی۔ حضورؓ کی بیماری کا بھی گہرا اثر طبیعت پر تھا، دعائیں بھی کرتے اور اس کے جماعتی لحاظ سے بداثرات سے چوکس رہتے۔

بہت حساس طبیعت کے مالک تھے، نفاست اور باریک بینی بھی بہت تھی۔ ہر چیز ایک سلیقہ سے رکھتے اور اس میں کسی قسم کی تبدیلی سے گھبراتے تھے۔ ہر چیز کو تحریر فرماتے اور اس کے چھوٹے سے چھوٹے معاملہ کی علیحدہ فائل کھول کر متعلقہ کاغذات اہتمام سے رکھتے۔ انتظامی قابلیت خدا نے بہت دے رکھی تھی۔ فرمایا کرتے تھے کہ موٹی موٹی باتیں تو ذہن میں آجاتی ہیں لیکن انتظامی ناکامی چھوٹی باتوں کی طرف سے غفلت کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ اس قدر محتاط تھے کہ تحریر کو بڑی احتیاط سے دیکھتے تھے اور زبانی ارشاد کو دوسرے سے دہروا لیا کرتے تھے۔ آپؓ معاملہ کے بہت صاف تھے۔ تنگی برداشت کرلیتے لیکن قرض سے حتی الوسع بچتے تھے۔ ہر معاملہ میں سیدھی بات پسند تھی۔ لباس سادہ ہوتا (سفید قمیض، شلوار، کھلا لمبا کوٹ اور پگڑی)۔ رہائش میں بھی سادگی اور مشقت کو ترجیح دیتے۔ طبیعت میں بلندپایہ مزاح بھی تھا۔

علمی تحقیق کا ذوق رکھتے۔ ۲۴ قیمتی کتب اور رسائل اور "الفضل" کے لئے بے شمار مضامین لکھے۔ تحریر سادہ مگر دلکش تھی۔ مرکز سے وابستگی

رکھتے۔ مرکز سے باہر جانا طبیعت پر گراں گزرتا۔ آخری بیماری میں بھی مرزا منیر احمد صاحب سے فرمایا کہ میرا جنازہ بغیر کسی توقّف کے ربوہ لے جانا۔ چنانچہ ہم رات کو ہی ربوہ لے آئے۔

دو ذاتی دعاؤں پر بہت زور دیتے تھے۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رضا کے راستہ پر چلنے کی توفیق بخشے اور دوم یہ کہ انجام بخیر ہو۔ کسی سے ذکر کیا کہ ایک بار جب اس بارہ میں بہت دعا کی اور خدا سے عرض کیا کہ کوئی تسلّی دیدے تو قرآن شریف کی تلاوت کے دوران یکدم موٹی لکھائی میں دو حروف لکھے ہوئے نظر آئے: "بغیر حساب"۔

ایک بار بیماری میں ڈاکٹروں نے اباجان کو مشورہ دیا کہ اپنے کام کو کم کردیں۔ لیکن آپؓ نے فرمایا کہ مَیں تو یہی چاہتا ہوں کہ دین کی خدمت کرتے کرتے انسان جان دیدے۔ چنانچہ پھر سوچ سمجھ کر یہی مشورہ یوں بدل کر دیا گیا کہ تھوڑے عرصہ کے لئے آرام فرمالیں تاکہ پھر تازہ دم ہوکر خدمت کرسکیں۔ اس پر آپؓ نے کچھ عرصہ کے لئے اپنے کاموں کو ہلکا کرلیا۔

آپؓ کی وفات پر کئی ہزار لوگ بیرون از ربوہ سے آئے۔ سینکڑوں تعزیتی خطوط موصول ہوئے۔ بعض نے لکھا کہ ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہم آج یتیم ہوگئے ہیں۔ بعض نے لکھا کہ آپؓ کی وفات کا صدمہ ہمیں اپنے والد کی وفات سے بھی زیادہ ہوا ہے۔ حضرت چودھری محمد ظفراللہ خان صاحبؓ نے اپنے مکتوب میں تحریر فرمایا: "ہماری بہت قریبی اور گہری اور جہاں تک اُن کا تعلق ہے، اُن کی جانب سے بہت ہی مشفقانہ وابستگی ۵۳ سال سے بھی زائد عرصہ جاری رہی۔ اس تمام عرصہ میں کبھی اختلاف یا غلط فہمی کا شائبہ بھی پیدا نہیں ہوا...... حضرت صاحب کی علالت ان کے لئے مسلسل دکھ اور ملال کا موجب رہی۔ اس کی وجہ سے اُن کے کندھوں پر عظیم ذمہ داریوں کا بوجھ آپڑا اور بسااوقات انہیں پریشان کن اور بہت کٹھن حالات سے دوچار ہونا پڑا...... ان کی جسمانی وفات اُن کیلئے اِس کمر جھکا دینے والے بوجھ سے جسے انہوں نے شکایت کا ایک لفظ بھی زبان پر لائے بغیر بطیب خاطر دن رات اٹھائے رکھا، خوش آئند رہائی کا درجہ رکھتی ہے"۔

## اقلیدس

ماہنامہ "تشحیذ الاذہان" ربوہ اپریل ۲۰۰۱ء میں عظیم یونانی سائنس دان اقلیدس کے بارہ میں مکرم طارق حیات صاحب کا مضمون شامل اشاعت ہے۔

اقلیدس ۳۳۰ قبل مسیح میں ایتھنز میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد اسکندریہ چلے گئے جو اُس وقت عظیم علمی مرکز تھا۔ حصول علم کے بعد آپ نے ایک مدرسہ کی بنیاد رکھی جہاں حساب کے اُن بنیادی اصولوں کی تعلیم دی جاتی تھی جو آج تک رائج ہیں۔ آپ صابر، بردبار اور مہربان طبیعت کے باعث مشہور تھے۔

جیومیٹری کا مطلب ہے "زمین کی پیدائش"۔ اس علم کا آغاز اس طرح ہوا کہ ہر سال دریائے نیل میں سیلاب کے باعث زمینوں کی حد بندی کے نشانات بہہ جاتے اور لوگوں کو مشکل پیش آتی۔ مصری باشندے اقلیدس کے بتائے ہوئے علم الہندسہ کے اصولوں کے مطابق دوبارہ آسانی سے پیمائش کرلیتے اور یوں یہ علم منظم شکل اختیار کرگیا۔

اقلیدس کی کتاب "اولیات" دو ہزار سال تک علم الہندسہ کی بنیادی کتاب رہی اور اس کا ترجمہ دنیا کی اکثر زبانوں میں کیا گیا۔ پہلا انگریزی ترجمہ ۱۵۷۰ء میں سر ہنری بلنگزلی نے کیا تھا۔ اس میں ابتدائی ضروری اصطلاحات کی وضاحت کی گئی ہے۔ اقلیدس نے "بصریات" اور "مظاہر" (دائروں کے متعلق) کتب بھی تحریر کیں۔

اقلیدس نے سائنس دانوں اور فلاسفروں کی راہنمائی اور مسائل کو منطقی طور پر حل کرنے کے لئے استدلال کے طریق بھی بتائے۔ ۲۷۵ ق م میں آپ کا انتقال اسکندریہ میں ہوا۔

## حضرت حافظ نور محمد صاحبؓ

حضرت حافظ نور محمد صاحب ولد میاں مراد علی صاحب سکنہ فیض اللہ چک ضلع گورداسپور اُن خوش نصیب اصحاب میں سے تھے جنہیں دعویٰ سے قبل حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں بار بار حاضر ہونے کی توفیق ملی۔ آپؓ کو حضورؑ کا امام الصلوٰۃ بننے، تہجد کیلئے حضورؑ ہی کے کمرہ میں سونے اور حضورؑ کے ہمراہ سیر کو جانے کے مواقع بکثرت میسر آئے۔ بعض مواقع پر حضورؑ نے آپؓ کو دعا کی بھی تحریک کی اور جن چند اصحاب کو حضورؑ کی تصدیق میں اپنے رویاء و کشوف شائع کرنے کا حضورؑ نے ارشاد فرمایا، اُن میں بھی آپؓ شامل تھے۔ پھر خلافت ثانیہ کے قیام پر بھی اس کی تصدیق و تائید میں آپؓ کے رویاء و کشوف شائع ہوئے۔ آپؓ کو اپنے گاؤں میں دوسرے نمبر پر ۲۱؍ستمبر ۱۸۸۹ء کو بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ آپؓ کا تفصیلی ذکر مکرم سہیل احمد ثاقب صاحب کے قلم سے روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۱؍مئی ۲۰۰۱ء میں شامل اشاعت ہے۔

حضورؑ نے حضرت حافظ نور محمد صاحبؓ کا نام اپنے ۳۱۳؍اصحاب میں دو بار شامل فرمایا۔ "آئینہ کمالات اسلام" میں ۲۷ویں اور "ضمیمہ انجام آتھم" میں ۵۸ویں نمبر پر۔

آپؓ نے اپنی زندگی قرآن کریم پڑھانے کے لئے وقف رکھی۔ نماز فجر سے نماز عشاء کے بعد تک اسی خدمت میں مصروف رہتے۔ جو لوگ خود نہ آسکتے، آپؓ اُن کے گھر جاکر بلامعاوضہ پڑھاتے۔ سینکڑوں افراد کو آپؓ نے قرآن پڑھایا اور بعض نے حفظ بھی کیا۔ آپؓ کو دینی علوم سے بھی گہرا لگاؤ تھا۔ گھر کی دیگر ذمہ داریاں آپؓ کے والد صاحب ادا کرتے تھے۔ ایک بار وہ بصارت سے محروم ہوگئے تو کاموں کا بوجھ آپؓ پر آپڑا جس پر آپؓ نے رقّت سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے آپؓ کے والد ماجد کو خواب میں بتایا کہ آنکھوں میں کھمب ڈالیں۔ چنانچہ اس پر عمل کرنے سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بصارت عود کر آئی جو تاوفات قائم رہی۔ اُن کا انتقال حضرت اقدسؑ کے دعویٰ سے قبل ہوگیا تھا۔

آپؓ تہجد پر بہت زور دیتے تھے۔ نمازوں کے لئے سب سے پہلے مسجد میں آتے اور سب سے آخر میں وہاں سے نکلتے۔ دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ اسی وجہ سے آپؓ کے ایک کزن نے آپؓ کے سر پر لوہے کا گز مار کر خون آلود کردیا۔ اگرچہ کچھ عرصہ بعد خود مسیح محمدی کی غلامی میں داخل ہوکر انہوں نے بھی کئی جگہ سے مار کھائی۔

حضرت حافظ صاحبؓ بیان کرتے ہیں دعویٰ سے قبل جب ہم حضرت اقدسؑ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو اس شوق میں حضورؑ کے کمرہ میں سوتے کہ تہجد میں حضورؑ کے ساتھ شریک ہوجائیں گے مگر حضورؑ چپ چپاتے اٹھتے اور تہجد کی نماز پڑھ لیتے۔

آپؓ حضورؑ کے اُن بے تکلّف دوستوں میں سے تھے جن سے حضورؑ اظہار مودّت کے لئے معمولی اشیاء منگوا لیتے تھے۔ چنانچہ آپؓ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم حضورؑ کو ملنے آتے تو اپنے ساتھ کبھی گنے، کبھی گڑ، کبھی رس کی کھیر تحفۃً لاتے۔ ایک دفعہ حضورؑ نے فرمایا: ہمارے لئے سرسوں کا ساگ بھیجنا، وہ گوشت میں ڈال کر عمدہ پکتا ہے۔

ایک بار آپؓ کا ایک لڑکا بیمار ہوگیا جس کا علاج حضورؑ سے کرواتے رہے۔ چونکہ قادیان آکر دوا لے جانا مشکل امر تھا اس لئے حضورؑ کے ارشاد پر آپؓ اپنے لڑکے کو قادیان لے آئے۔ چند روز میں خدا تعالیٰ نے اُسے صحت عطا فرمادی۔

حضرت حافظ صاحب ۲۷؍دسمبر ۱۹۴۶ء کو قریباً سو سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اُس وقت بھی اچھی صحت تھی۔ جس شام مرض الموت میں مبتلا ہوئے، وہ سارا دن قرآن کریم پڑھنے میں گزارا۔

## ولی دکنی

ایک زمانہ تک خیال کیا جاتا تھا کہ ولی دکنی اردو میں دیوان جمع کرنے والے پہلے شاعر ہیں۔ لیکن اب اوّلیت کا سہرا محمد قلی قطب کے سر ہے جو ولی سے قریباً سو سال قبل گزرے ہیں تاہم اس سے ولی کی افضلیت میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ ولی کے بارہ میں ایک مضمون ماہنامہ "خالد" مارچ ۲۰۰۱ء میں مکرم فرخ شاد صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

اہلِ دکن کے نزدیک ولی کا پورا نام ولی محمد تھا۔ آپ اورنگ آباد دکن میں پیدا ہوئے۔ لیکن اہلِ گجرات کہتے ہیں کہ محمد ولی اللہ نام تھا اور احمد آباد گجرات میں پیدا ہوئے اور شاعری میں شاہ گلشن کے شاگرد ہوئے۔ بہرحال ولی وہ شاعر ہیں جن سے موجودہ اردو شاعری کا آغاز ہوا اور آپ کے دَور میں ہی نظموں کی بجائے غزلوں کی طرف توجہ منتقل ہوئی۔ ولی نے اردو میں قادرالکلامی کی وہی شان دکھائی جو پہلے فارسی شعراء کے ہاں ملتی تھی۔ اس طرح بہت سے فارسی شعراء بھی اردو زبان میں غزل گوئی کی طرف راغب ہوئے۔ ولی کا ایک ہندی دیوان بھی ہے، نیز تصوف میں ایک رسالہ "نورالمعرفت" بھی لکھا جو اب ناپید ہے۔ آپ نے غزل کے علاوہ رباعی، قطعہ، مخمس، مثنوی اور قصیدہ وغیرہ اصناف میں بھی طبع آزمائی کی۔ زبان نہایت صاف اور شیریں ہے، کہیں کہیں نامانوس الفاظ ملتے ہیں لیکن دلکشی میں اکثر اشعار پر گمان ہوتا ہے کہ آج کے کہے ہوئے ہیں۔

ولی کو سیر و سیاحت کا بہت شوق تھا۔ دور دراز مقامات پر گئے اور اُن کی تعریف اپنے اشعار میں کی۔ آپ کی وفات احمد آباد میں ۱۷۴۴ء میں ہوئی اور وہیں مدفون ہوئے۔ کلام کا نمونہ حسب ذیل ہے:

لے زباں پر تُو اوّل اوّل
نامِ پاکِ خدائے عزّ و جلّ
آسماں اور زمیں کے سب ساکن
یاد کرتے ہیں اس کو ہر پل
بعد حمدِ خدائے بے ہمتا
یاد کر نعتِ سیدِ مُرسل

دل ہوا ہے مرا خرابِ سخن
دیکھ کر حسنِ بے حجابِ سخن
راہِ مضمونِ تازہ بند نہیں
تا قیامت کھلا ہے بابِ سخن

## محترم چودھری عبدالرحمٰن صاحب

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۸؍مئی ۲۰۰۱ء میں محترم چودھری عبدالرحمٰن صاحب کی وفات کی خبر شائع ہوئی ہے۔ آپ ۱۷؍مئی ۲۰۰۱ء کو ۶۸ سال کی عمر میں لاہور میں وفات پاگئے۔ آپ بہت دیندار، صاحب فراست، حلیم الطبع تھے۔ ۱۹۷۴ء میں آپ امیر ضلع گوجرانوالہ تھے اور آپ کا گھر مظلوم احمدیوں کے لئے ایک وسیع مہمان خانہ بناہوا تھا۔ اس دوران آپ نے خدمت خلق اور احمدی بھائیوں سے بے نظیر محبت اور ہمدردی کا نمونہ دکھایا۔

محترم چودھری صاحب نے قائد مجلس گوجرانوالہ کے طور پر جماعتی خدمات کا آغاز کیا۔ ۱۹۷۱ء میں آپ امیر ضلع مقرر ہوئے اور ۱۹۸۰ء تک یہ خدمت بجالائے۔ پہلی مرتبہ مئی ۱۹۶۸ء کو قضاء بورڈ کے رکن مقرر ہوئے اور پھر قریباً تیرہ سال صدر قضا بورڈ کے عہدہ پر فائز رہے۔ ۱۹۷۶ء سے آپ افتاء کمیٹی کے رکن بھی چلے آرہے تھے۔ ۱۹۹۵ء سے تاحال نائب صدر اوّل مجلس افتاء تھے۔ تدوین فقہ کمیٹی کے بھی رکن رہے۔ ۱۹۸۳ء سے اپنی وفات تک مجلس تحریک جدید کے بھی رُکن رہے۔ مجالس شوریٰ میں مختلف سب کمیٹیوں کے رکن اور کئی بار صدر بھی مقرر ہوئے۔ آپ ایک ماہر قانون دان تھے اور دیوانی مقدمات میں ہائی کورٹ سے سپریم کورٹ تک آپ کی صلاحیتوں کا اعتراف کیا جاتا تھا۔ کئی جماعتی مقدمات میں آپ نے خدمات انجام دیں۔

آپ ۹؍مارچ ۱۹۳۳ء کو لویری والا ضلع وزیر آباد میں حضرت عبدالحمید وڑائچ صاحبؓ سب انجینئر واہ سیمنٹ فیکٹری کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپکی والدہ صحابیہ تھیں جنہوں نے لمبی عمر پائی اور ۱۹۹۱ء میں جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے ارشاد پر انہیں خواتین کی جلسہ گاہ میں نمایاں جگہ پر بٹھایا گیا اور حضور انور نے خواتین کو اُن کی زیارت کرنے کا ارشاد فرمایا۔

# Muslim Television Ahmadiyya
## Programme Schedule for Transmission

05/04/2002 – 11/04/2002

MTA AHMADIYYA

*Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in Greenwich Mean Time. For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344*

### Friday 5th April 2002

00.05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat, News
01.00 Children's Corner: Yassarnal Quran No. 10
With Qaari Muhammad Ashiq Sb.
Presentation MTA Pakistan
01.25 Majlis Irfan: Rec.29.03.02
With Urdu Speaking Friends
02.30 MTA Sports: Annual Badminton Tournament
Abdul M. Shahid Vs Muhammad Mauzam
Presentation MTA Pakistan
03:15 Around The Globe: Documentary About
Maryland's historic eastern shore Part 2
Presentation MTA USA
04.15 Seerat-un-Nabi (SAW): Programme No.37
Host: Saood A. Khan Sb.
05.00 Homeopathy Class: No.70 Rec.14.03.1995
06.15 Liqaa Ma'al Arab: Session No.58Rec.4.7.1995
07.30 Siraiki Service: F/S Rec.06.03.1998
08.35 Majlis Irfaan: ®
09.40 Roshni Kaa Safar: Interview with new converts
Presentation MTA Pakistan
10.15 Indonesian Service: Various Items
11.15 Seerat-e-Sahaaba: 'Ashaabi Ka Al Najoom'
Presented by Anees A. Naveed Sb – Prog. No.7
12.00 Friday Sermon: Live
13:05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat, News
14.00 Bangla Mulaaqaat: Rec.26.03.02
15.05 Friday Sermon: Rec.05.04.02 ®
16.10 Children's Corner: Yassarnal Quran ®
16.30 French Service: Various Items in French
17.35 German Service: Various Items in German
18.40 Liqaa Ma'al Arab: ®
19.45 Arabic Service: Various Items in Arabic
20.45 Majlis Irfaan: ®
21.50 Friday Sermon:®
22.50 Homeopathy Class No.70 ®

### Saturday 6th April 2002

00.05 Tilawat, News, Darse Hadith
01.00 Children's Corner: Yassarnal Quran No.9
Teaching the correct Pronunciation of the Holy Quran.
01.20 Q/A Session: Rec.10.03.1996
With English Speaking Friends
02.35 Kehkashaan: 'trying to do good deeds'
Host: Meer Anjum Parvez Sb.
Presentation MTA Pakistan
03.15 Urdu Class: Lesson No.386 – Rec.10.06.98
04.30 Le Francais C'est Facile: With Naveed Marty
Lesson No.11
04.55 German Mulaaqaat: Rec.27.03.2002
06.15 Liqaa Ma'al Arab: Session No.59 Rec.8.7.1995
07.30 French Service: Classes de enfants.
08.45 Dars-ul-Qur'an: Session No.9 Rec.31.01.1996
10.15 Indonesian Service: Various Items
11.15 Speech: by Mau. Sultan.M.Anwar Sb.
Topic: 'Seerat-un-Nabi (SAW)'
Presentation MTA Pakistan
12.05 Tilawat, Darse Hadith, News
12.50 Urdu Class: Lesson No.386®
14.10 Bengali Shomprochar: Various Items
15.15 Children's Class: With Hazoor (NEW)
16.25 Children's Corner: Yassarnal Quran: ®
16.45 French Service: Mulaqat with Hazoor
17.40 German Service: Various Items in German
18.45 Liqaa Ma'al Arab: Session No.59 ®
19.50 Arabic Service: Various Items in Arabic
20.50 Q/A Session With English Speaking Guests ®
21.55 Children's Class: With Hazoor ®
22.55 German Mulaaqaat: Rec.27.03.02 ®

### Sunday 7th April 2002

00.05 Tilawat, Seerat-un-Nabi (SAW), News
01.00 Children's Class: With Hazoor
Rec.10.02.01 – Part I
01.30 Q/A Session: With Urdu Speaking Friends
02.30 Discussion: An introduction to the books of
Hadhrat Khalifatul Masih I (RA) – Part 6
Host: Fuzail Ayaz Ahmad Sb.
Presentation MTA Pakistan
03.15 Friday Sermon: Rec.05.04.02
04.15 Urdu Asbaaq: Ch. Hadi Ali Sb. Lesson No.9
Presentation MTA International
05.00 Lajna Mulaaqaat: Rec: 31.03.02
06.15 Liqaa Ma'al Arab: Session No.60 Rec.09.07.95
07.30 Spanish Service: of F/S delivered by Huzoor
With Spanish Translation
Presentation MTA Spain
08.45 Moshaa'irah: An evening with various poets
Presentation MTA Pakistan
09.45 Taarikh-e-Ahmadiyyat: Quiz prog. No.11 – P.2
Presented by Fahim A. Khadim Sb.
Presentation MTA Pakistan
10.15 Indonesian Service:
11.15 MTA Travel: A Visit to Moenjodaro
Sindh, Pakistan
Presentation MTA Pakistan
12.05 Tilawat, Seerat un Nabi (saw), News
13.00 Majlis e Irfaan: Rec.29.03.02 ®
14.00 Bangla Shomprochar: Various Items
15.00 Lajna Mulaaqaat: Rec.31.03.02 ®
16.00 Children's Class: With Hazoor ®
16.35 Friday Sermon: ®
17.30 German Service: Various Items
18.35 Liqaa Ma'al Arab: ®
19.40 Arabic Service: Various Items
20.30 Q/A Session: with Hazoor®
21.30 Moshaa'irah (R)
22.30 Lajna Mulaaqaat: Rec.31.03.02 ®
23.30 MTA Travel: A Visit to Sindh®

### Monday 8th April 2002

00.05 Tilawat, Darse Malfoozat, News
01.00 Children's Corner: Kudak No.13
Presentation MTA Pakistan
01.15 Children's Corner: Hikayaate Shireen
01.30 Q/A Session: Rec.31.03.1996
With English Speaking Friends
02.40 Ruhaani Khazaa'en: Quiz Programme
In Urdu based on the books of the
Founder of the Ahmadiyya Muslim Jama'at
Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad (AS)
03.20 Urdu Class: No.387– Rec.12.06.1998
04.35 Learning Chinese: With Usman Chou Sc.
05.05 French Mulaqat: Rec.01.04.02
06.15 Liqaa Ma'al Arab: Session No.61
07.25 Islam Among Other Religions: Reading from
Chinese Book 'Islam among other religions'
Presented by Usman Chou Sb.
Presentation of MTA International
08.00 Speech: by Maul Sultan M. Anwar Sb.
Topic 'Truth of Baa'it'
Presentation MTA Pakistan
08.25 Q/A Session: ®
09.40 Quiz Khutabaat-e-Imam: Rec.7 & 14.01.83
Host – Fareed A. Naveed Sb.
10.20 Indonesian Service:
11.20 Safar Hum Nay Kiya: A visit to Voshoo in
Multan. MTA Pakistan.
12.05 Tilwaat, Darse Malfoozat, News
12.50 Urdu Class: No.387 ®
14.10 Bangla Shomprachar
15.15 French Mulaaqaat: ®
16.15 Children's Corner: Kudak No.12 ®
16.35 French Service:
17.35 German Service:
18.40 Liqaa Ma'al Arab: Session No.60 ®
19.45 Arabic Service:
20.45 Q/A Session: ®
22.00 Ruhaani Khazaa'en ®
22.50 French Mulaaqaat: ®

### Tuesday 9th April 2002

00.05 Tilawat, Darse Hadith, News
01.00 Children's Corner: Let's Learn Salaat
Lesson No.10 – With Imam Rashed Sb.
01.30 Tabarrukaat: Speech by Mau.A.M.Khan
J/S Rabwah 1960 – Topic
'The Eternal Blessings of Prophethood'
Presentation MTA Pakistan
02.30 Medical Matters: Speech by Dr. M. Hassan
On 'Different Methods to Prevent Heart Disease'
Presentation MTA Pakistan
03.15 Around the Globe: A documentary about
Egypt – land of pharaohs and fables.
Presentation MTA USA
04.15 Lajna Magazine: Programme No.4
05.0 Bengali Mulaaqaat: Rec.02.04.02
06.15 MTA International News
06.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.62
07.30 MTA Sports: All Pakistan Badminton
Tournament, semi final match: Abdul Shahid
Vs Muhammad Muazzam.
08.15 MTA Travel: Documentary about Florida's
Everglades. Presentation MTA International
08.35 Dars-ul-Qur'an: Rec.01.02.1996
Class No.10
10.20 Indonesian Service:
11.20 Medical Matters: ®
12.05 Tilawaat, Darse Hadith, MTA News
12.50 Q/A Session: Rec.10.03.1996
With English Speaking Friends
14.10 Bangla Shomprachar:
15.15 German Mulaaqaat: Rec.27.03.02
16.20 Children's Corner: Let's Learn Salaat ®
16.40 French Service:
17.35 German Service:
18.40 Liqaa Ma'al Arab: ®
19.45 Arabic Service:
20.45 Tabarrukaat: ®
21.30 Around The Globe: ®
22.30 From The Archives: F/S Rec.17.05.1996
23.30 MTA Travel: Everglades Florida ®

### Wednesday 10th April 2002

00.05 Tilawaat, History of Ahmadiyaat, News
00.50 Children's Corner: Guldasta
Presentation MTA Pakistan
01.30 Majlis Irfan: With Urdu Speaking Friends
02.30 Hamari Kaa'enaat: Programme No.3
Presented by Sayyed Tahir Ahmad Sb.
Presentation MTA Pakistan
03.15 Urdu Class: With Hazoor
Lesson No.388 – Rec.13.06.98
04.30 Roshni Ka Safar: Interview with new converts
Presentation MTA Pakistan
05.0 Children's Mulaaqaat: Rec.05.04.02
06.10 MTA International News
06.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.63
Rec.13.07.1995
07.30 Swahili Service: 'Seerat-un-Nabi (SAW)'
Presented by Bashir Ahmad Akhtar Sb. &
Jamil-ur-Rehman Sb.
08.45 Majlis Irfan: ®
09.45 Islami Adaab: Lecture by Imam Rashed Sb.
Lecture on Islamic etiquette
10.20 Indonesian Service:
11.30 Roshni Ka Safar: ®
12.05 Tilawaat, History of Ahmadiyyat, News
12.50 Urdu Class: ®
14.00 Bangla Shomprochar
15.10 Children's Mulaaqaat: ®
16.10 Children's Corner: Guldasta ®
16.30 French Mulaaqaat: ®
17.35 German Service:
18.45 Liqaa Ma'al Arab: ®
19.45 Arabic Service:
20.45 Majlis Irfan: ®
21.45 Hamari Kaenaat: ®
22.30 Children's Mulaaqaat: ®
23.25 Roshni Ka Safar: ®

### Thursday 11th April 2002

00.05 Tilawaat, Darse Malfoozaat, News
00.50 Children's Corner: An educational
And entertaining programme, based on
children's Waqifeen-e-Nau Syllabus.
Presentation MTA Pakistan
01.30 Q/A Session: Rec. in New York, USA
20.10.1994 – With English Speaking Friends
02.30 MTA Lifestyle: Perahan ' Tips on Sewing'
Presentation MTA International
02.55 MTA Lifestyle: Al Maa'idah Cookery Program
How to prepare 'achaar gosht'
Presentation MTA Pakistan
03.20 Canadian Horizon: Children's Class No.14
Presentation MTA Canada
04.30 Computers for Everyone: Informative set of
Lectures on how to use a computer. Topic
' Central Processing Unit'
Host Ghulam Qadir Sb. MTA Pakistan
05.00 Tarjumatul Quran Class: With Hazoor
Class No.247 – Rec.13.05.97
06.10 MTA International News:
06.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.64 Rec.18.07.95
07.30 Sindhi Service: F/S – Rec.14.03.1997
Presentation MTA Pakistan
08.40 Question & Answer Session: ®
09.40 Islami Adaab: A series of lectures on Islamic
Etiquette, by Imam Rashed Sb.
Topic ' Adabe Namaz'
10.15 Indonesian Service:
11.15 MTA Travel: 'Fountains of Rome'
11.35 MTA Lifestyle: Al Maa'dah ®
12.00 Tilawaat, Darse Malfoozaat, News
12.40 Q/A Session With Hazoor: Hazoor answers
Questions in Urdu, sent in from around the
world. Rec.29.04.1994
13.45 Bangla Shomprachar: F/S Rec.24.05.1996
15.05 Tarjumatul Quran Class: ®
16.05 Children's Corner: Waaqifeen-e-Nau ®
16.45 French Service:
17.45 German Service:
18.50 Liqaa Ma'al Arab: Session No.64 ®
19.55 Arabic Service:
20.55 Question & Answer Session in English ®
22.00 MTA Lifestyle: Perahan ®
22.25 MTA Lifestyle: Al Maa'dah ®
22.35 Tarjumatul Quran Class: ®



Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
*English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,*
Prepared by the MTA Scheduling Department.

# Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 9 | Friday, April 05, 2002 | Issue No. 14


# جماعت احمدیہ نائیجیریا کے ۵۲ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

## جلسہ سے قبل داعیان الی اللہ کا ایک ہفتہ کا ریفریشر کورس، تبلیغی سیمینار

## ۲۶ ہزار سے زائد احمدی مرد، خواتین اور بچوں کی شرکت۔ دو ہزار سے زائد نومبائعین کی شمولیت

## جلسہ کے دوران تین صد افراد نے بیعت کی سعادت حاصل کی۔

(رپورٹ: نسیم احمد بٹ۔ مبلغ سلسلہ نائجیریا)

### تبلیغی سیمینار

مورخہ ۲۷ر دسمبر کو صبح دس بجے تبلیغی سیمینار شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد نیشنل سیکرٹری تبلیغ الحاج ایم اے سلمان صاحب نے حاضرین کو خوش آمدید کہا اور تبلیغی رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد مکرم و محترم امیر صاحب نائیجیریا حاجی ایم محمود بیشانو صاحب نے خطاب فرمایا۔ ہر سرکٹ کے چیئرمین کو اپنے علاقہ کی رپورٹ اور مسائل بیان کرنے کے لئے وقت دیا گیا۔ اس موقعہ پر مربیان اور معلمین کرام نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ تبلیغ کو مؤثر بنانے کے لئے مشورے دیئے گئے۔ مکرم عبد الخالق نیر صاحب مشنری انچارج نے تمام سرکٹ کو بیعتوں کا ٹارگٹ بتایا۔ انہوں نے کہا کہ پچھلے سال حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ نائیجیریا کو ۵ لاکھ بیعتوں کا ٹارگٹ دیا تھا۔ لہٰذا اس سال ۱۰ لاکھ کا ٹارگٹ پورا کرنے کے لئے کوشش کریں۔ دوپہر کو ۲ بجے محترم امیر صاحب کی تقریر اور دعا کے ساتھ یہ سیمینار اپنے اختتام کو پہنچا۔ اگلے روز چونکہ جلسہ تھا لہٰذا شام ساڑھے تین بجے محترم امیر صاحب نے ڈیوٹیوں کا افتتاح فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں رضاکاران کو حضرت مسیح موعودؑ کے آنے والے مہمانوں کی بھرپور خدمت کی تلقین فرمائی۔

### جلسہ کا پہلا دن

(۲۸ر دسمبر بروز جمعۃ المبارک)

اس دفعہ بھی جلسہ سالانہ جامعہ احمدیہ کی گراؤنڈ میں منعقد کیا گیا۔ افتتاحی اجلاس کا آغاز شام کو چار بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو کہ مکرم استاد ناصر شریف صاحب نے کی جس کے بعد ایک دوست نے قصیدہ پیش کیا۔ بعد ازاں نائیجیریا کے جنرل سیکرٹری مکرم داؤد اراجی صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام پڑھ کر سنایا جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ کے انعقاد کی مبارکباد دی اور جلسہ کی کامیابی کے لئے دعائیں دی ہیں۔ جلسہ کے آغاز سے پہلے محترم امیر صاحب نے لوائے احمدیت لہرایا اور الارو کے چیف نے نائیجیریا کا جھنڈا لہرایا۔ امیر صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں آنے والے مہمانوں کو نصائح فرمائیں اور جلسہ کی اہمیت سے آگاہ فرمایا اور تلقین فرمائی کہ دعا کے ساتھ سب پروگراموں میں شمولیت اختیار کریں اور افتتاحی دعا کروائی۔

اس اجلاس میں "مالی قربانی کی اہمیت و برکات" کے موضوع پر ایک تقریر بھی ہوئی۔ جو کہ مکرم ایم اے فاشولا صاحب نے کی۔ انہوں نے مالی قربانی کی طرف خصوصیت سے احباب کو توجہ دلاتے ہوئے قرآن کریم اور احادیث کے حوالہ سے قربانی کی اہمیت بتائی۔ اس اجلاس کے اختتام پر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے ادا کی گئیں۔

جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے مکرم امیر صاحب، مبلغین سلسلہ اور دیگر زعماء تشریف لارہے ہیں

### مجلس سوال وجواب

رات کھانے کے بعد مجلس سوال وجواب منعقد کی گئی۔ مکرم عبد الرشید آگبولہ صاحب اور مولوی حبیب صاحب نے احباب کے سوالات کے جوابات دیئے۔ یہ مجلس رات ۱۱:۰۰ بجے تک جاری رہی۔

### جلسہ کا دوسرا دن

(مورخہ ۲۹ر دسمبر ۲۰۰۱)

آج پہلا اجلاس صبح ۱۰:۰۰ بجے شروع ہوا۔ جس کی صدارت محترم امیر صاحب نے کی۔ اس میں مہمان خصوصی الارو لوکل گورنمنٹ کے چیئرمین حاجی محمد اسماعیل صاحب تھے۔ ان کے علاوہ ڈپٹی گورنر اور بعض دیگر غیر احمدی معززین بھی شامل ہوئے۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد قصیدہ پیش کیا گیا جو کہ عبدالسلام توفیق صاحب نے پڑھا جس کے بعد "Law of Apostasy" اور "Punishment of Adultery" کے موضوع پر دو تقاریر ہوئیں۔ بعد ازاں مہمانوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ لوکل گورنمنٹ کے چیئرمین الحاج محمد اسماعیل صاحب نے جلسہ سالانہ کے لئے ایک لاکھ نائرے عطیہ کے طور پر دیئے۔ پروگرام کے آخر میں مہمان خصوصی نے مکرم امیر صاحب کے ہمراہ اطفال، ناصرات کا پروگرام دیکھا۔

یہاں سے فارغ ہونے کے بعد مہمانوں کو نمائش دکھائی گئی جس میں جماعتی لٹریچر، قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم اور تصاویر وغیرہ رکھی گئی تھیں۔ مہمان اس نمائش کو دیکھ کر بہت متاثر ہوئے۔

### دوسرا اجلاس

آج دوسرا اجلاس شام ۵:۰۰ بجے مکرم امیر صاحب کی زیر صدارت شروع ہوا۔ جس میں تلاوت اور قصیدہ کے بعد محترم عبد الخالق نیر صاحب مشنری انچارج نے تقریر کی آپ کی تقریر کا موضوع تھا: The literary challenges to the Jamaat in the new millennium.

آپ نے دعوت الی اللہ کے بعض واقعات بیان کئے اور آئندہ کے لئے حکمت عملی کی طرف توجہ دلائی اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی سکیم پر عمل کرنے کی ہدایت فرمائی۔ جس میں حضور نے فرمایا تھا کہ ملک کی دس فیصد آبادی تک پیغام پہنچایا جائے۔

یہ اجلاس شام کو ۶:۴۵ بجے ختم ہوا جس کے بعد نماز مغرب اور عشاء جمع کر کے ادا کی گئیں اور پھر محترم مشنری انچارج صاحب کی زیر صدارت مربیان اور معلمین کی ایک میٹنگ ہوئی۔ جس میں تبلیغی کاموں کا جائزہ لیا گیا اور آئندہ کے لئے لائحہ عمل تیار کیا گیا۔

### پروگرام نومبائعین

۲۹ر دسمبر کو رات کھانے کے بعد امیر صاحب کی زیر صدارت نومبائعین کا ایک اجلاس منعقد کیا گیا۔ اس موقعہ پر نومبائعین نے اپنی قبول احمدیت کے ایمان افروز واقعات سنائے۔ ان نومبائعین میں ہاؤسا، یوروبا، اگالا، گواری، ایفک اور کئی قبائل کے لوگ شامل تھے۔ ایک لوکل چیف نے بھی اپنے احمدی ہونے کا واقعہ سنایا جنہیں احمدیت قبول کرنے کی وجہ سے پیراماؤنٹ چیف کے عہدہ سے ہٹادیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کچھ بھی ہو اب میں احمدیت کو نہیں چھوڑ سکتا۔

اس موقعہ پر مکرم عبدالرشید آگبولہ صاحب نے اصلاحی کمیٹی کے حوالہ سے بعض اصلاحی پہلوؤں کی طرف توجہ دلائی۔ اس تقریب کے اختتام پر محترم امیر صاحب نے خطاب فرمایا۔

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔